خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیس فروری کے حوالہ سے

21 شوال 1418ھ
19 تبلیغ 1377 ہش
19 فروری 1998ء

روزنامہ الفضل ربوہ
CPL 61
☎ 213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 48-83
نمبر 39 ۔ جمعرات
حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نمبر

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے بارے میں خدائی خبریں

قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔

....

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

....

اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔

....

وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔

....

جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔

....

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	**قیمت** 5 روپے

19 تبلیغ 1377 ہش — 19 فروری 1998ء

مشعل راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"دنیا میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جس قدر انسان اعمال صالحہ میں ترقی کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچتا ہے اور سرکشی اور حدود اللہ سے اعتداء کرنے کو چھوڑتا ہے۔ اسی قدر ایمان اس کا بڑھتا ہے۔ اور ہر جدید عمل صالح پر اس کے اطمینان میں ایک رسوخ اور دل میں ایک قوت آجاتی ہے۔ خدا کی معرفت میں اسے لذت آنے لگتی ہے اور پھر یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ ایمان لانے والے کے دل میں ایک ایسی کیفیت محبت الٰہی، عشق خداوندی کی اللہ تعالیٰ ہی کی موہبت اور فیض سے تازہ ہو جاتی ہے کہ اس کا سارا وجود اس محبت اور سرور سے، جو اس کا نتیجہ ہوتا ہے 'لبالب پیالے کی طرح بھر جاتا ہے۔ اور انوار الٰہی اس کے دل پر بکلی احاطہ کر لیتے ہیں۔ اور ہر قسم کی ظلمت اور تنگی اور قبض دور کر دیتے ہیں۔ اس حالت میں تمام مصائب اور مشکلات بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں ان کے لئے آتی ہیں وہ انہیں ایک لحظ کے لئے پراگندہ دل اور منقبض خاطر نہیں کر سکتیں بلکہ وہ بجائے خود محسوس اللذات ہوتے ہیں۔ یہ ایمان کا آخری درجہ ہے۔"

اس ارشاد میں ہمارے لئے سب سے زیادہ قابل غور بات یہ ہے کہ کیا ہم پر جب مشکلات آتی ہیں تو ہم پراگندہ دل ہو جاتے ہیں۔ دراصل ہر بات دل سے پھوٹتی ہے۔ کسی بات کے کرتے وقت یا کسی کام کے کرتے وقت دل کی کیا کیفیت ہوتی ہے اسی سے انسان از خود یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ وہ کہاں کھڑا ہے۔ اس کے ایمان کی کیفیت کیا ہے۔ اس کے اعمال کی کیفیت کیا ہے۔ وہ کہاں تک خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچنے والا ہے۔ اور کہاں تک وہ نیکیوں میں ترقی کرتے ہوئے اپنے ایمان کو آگے سے آگے بڑھا رہا ہے۔ اور ان سب باتوں کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی راہ میں آنے والی ہر مشکل کو کس طرح برداشت کرتا ہے۔ خوش دلی سے یا مشکلات کے آنے پر پراگندہ دل ہو جاتا ہے۔ اگر وہ خوش دلی سے برداشت کرتا ہے تو یقیناً اسے لذت محسوس ہوتی ہو گی۔ جس مشکل کو لوگ تکلیف دہ سمجھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اسے برداشت کرتا ہوا ایک لذت محسوس کرتا ہے۔ اگر ہماری کیفیت واقعی ایسی ہے۔ تو ہمارے لئے یہ نہایت بڑی سعادت مندی ہے کیونکہ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ موہبت اور اپنے فیض سے دل میں محبت الٰہی اور عشق خداوندی کی کیفیات پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔

پس ہمیں اعمال صالحہ میں ترقی کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچنا چاہئے اور سرکشی اور حدود اللہ سے اعتداء کرنے کو چھوڑنا چاہئے اور ایمان کو بڑھتے ہوئے دیکھ کر اس بات پر خوش ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں کوئی مشکل پیش آئی تو ہم نے اسے خوش دلی سے قبول کیا۔ ہمارے ہونٹوں پر شکایت کا کوئی رنگ نہیں آیا۔ ہمارے دل میں انقباض نہیں پیدا ہوا۔

اسی طرح حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو کہ تم ہر کام میں دیکھ لو کہ اس میں خدا راضی ہے یا مخلوق خدا۔ جب تک یہ حالت نہ ہو جاوے کہ خدا کی رضا مقدم ہو جاوے اور کوئی شیطان راہزن نہ ہو سکے اس وقت تک ٹھوکر کا اندیشہ ہے۔ لیکن جب دنیا کی برائی بھلائی ہی نہ ہو بلکہ خدا کی خوشنودی اور ناراضگی اس پر اثر کرنے والی ہو۔ یہ وہ حالت ہوتی ہے جب انسان ہر قسم کے خوف و حزن کے مقامات سے نکلا ہوا ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص ہماری جماعت میں شامل ہو کر پھر اس سے نکل جاتا ہے تو اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ اس کا شیطان اس لباس میں ہنوز اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ لیکن اگر وہ عزم کر لے کہ آئندہ کسی وسوسہ انداز کی بات کو سنوں گا ہی نہیں تو خدا اسے بچا لیتا ہے۔"

اس میں کیا شک ہے کہ زندگی میں انسان پر مختلف قسم کے حالات وارد ہوتے ہیں اور اگر وہ ان تمام حالات میں اس بات کو مد نظر رکھے کہ مجھے جو کچھ بھی کہنا ہے اور جو کچھ بھی کرنا ہے اس میں خدا تعالیٰ کی رضا شامل ہونی چاہئے۔ میری بات سے اور میرے فعل سے خدا تعالیٰ راضی ہو۔ اور مجھے اس بات کی قطعاً پرواہ نہ ہو کہ دنیا میرے متعلق کیا کہتی ہے۔

اگر ہم ہر قسم کے حالات میں اپنے دل کی یہ کیفیت پیدا کر لیں تو یقیناً جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کوئی کسی وسوسہ انداز کی بات ہمیں کسی طرح بھی غلطی کرنے پر مجبور نہ کر سکے گی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم عزم کر لیں۔ عزم کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے ڈھلمل یقینی سے بچیں اور اس بات کا پکا ارادہ کریں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے ہو جانا ہے۔ خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے۔ مخلوق خدا ہمیں چاہے کچھ کہے۔ ہم نے اس کی کسی طرح بھی پرواہ نہیں کرنی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کو پوری طرح سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اے خدا تو ایسا ہی کر۔

نا ممکن العمل کو بناتے ہو آرزو
ناکامیوں سے جان کے ہوتے ہو دُو بدُو
جس کے حصول کی کوئی امید ہی نہیں
کیا فائدہ ہے لائیں اسے زیرِ گفتگو
کہنا ہے جو کسی سے وہ منہ پر کہو تو، ہے
ورنہ پسند آ نہ سکے گی تمہاری خُو

ابو الاقبال

اعلان تعطیل

مورخہ 20- فروری بروز جمعہ کو دفتر الفضل میں تعطیل ہو گی۔ لہٰذا اس تاریخ کا پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینیجر)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا پر معارف منظوم کلام

میں اپنے پیاروں کی نسبت — ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی
وہ چھوٹے درجہ پر راضی ہوں — اور ان کی نگاہ رہے نیچی
وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر — شیروں کی طرح غراتے ہوں
ادنیٰ سا قصور اگر دیکھیں — تو منہ میں کف بھر لاتے ہوں
وہ چھوٹی چھوٹی چیزوں پر — امید لگائے بیٹھے ہوں
وہ ادنیٰ ادنیٰ خواہش کو — مقصود بنائے بیٹھے ہوں
شمشیر زباں سے گھر بیٹھے — دشمن کو مارے جاتے ہوں
میدان عمل کا نام بھی لو — تو جھینپتے ہوں گھبراتے ہوں
گیدڑ کی طرح وہ تاک میں ہوں — شیروں کے شکار پہ جانے کی
اور بیٹھے خوابیں دیکھتے ہوں — وہ ان کا جوٹھا کھانے کی
اے میری الفت کے طالب! — یہ میرے دل کا نقشہ ہے
اب اپنے نفس کو دیکھ لے تو — وہ ان باتوں میں کیسا ہے
گر تیری ہمت چھوٹی ہے — گر تیرے ارادے مردہ ہیں
گر تیری امنگیں کوتہ ہیں — گر تیرے خیال افسردہ ہیں
کیا تیرے ساتھ لگا کر دل — میں خود بھی کمینہ بن جاؤں
ہوں جنت کا مینار، مگر — دوزخ کا زینہ بن جاؤں
ہے خواہش میری الفت کی — تو اپنی نگاہیں اونچی کر
تدبیر کے جالوں میں مت پھنس — کر قبضہ جا کے مقدر پر
گر تو بھی واحد بن جائے — تو میری آنکھ کا تارا ہے
تو ایک ہو ساری دنیا میں — کوئی ساجھی اور شریک نہ ہو
تو سب دنیا کو دے لیکن — خود تیرے ہاتھ میں بھیک نہ ہو

....

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا عبدالباسط شاہد

"بحرِ عرفان میں تم غوطے لگاؤ ہردم"

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ الثانی کی کامیاب قیادت میں جماعت نے غیر معمولی ترقیات حاصل کیں۔ آپ کی زندگی کے جس پہلو پر نظر ڈالی جائے اس میں یہی نظر آتا ہے کہ آپ اس پہلو میں بھی منفرد اور غیر معمولی شان کے حامل تھے۔ جماعت کی علمی ترقی میں بھی آپ کے کارہائے نمایاں تاریخ احمدیت کا سنہری دور ہے۔

عنفوان شباب میں ہی آپ کو جماعت کے زیر انتظام چلنے والے دونوں سکولوں کو نئی زندگی دینے کی توفیق ملی۔ اس ایمان افروز واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

"تعلیم الاسلام ہائی سکول اور اس کے قیام کا مقصد ایسے طالب علم پیدا کرنا ہے جو یورپ سے آنے والی وباؤں کا مقابلہ کرسکیں اور (دین حق) کا مقصد ایسے طریق پر سمجھیں کہ اس کے متعلق جو غلط فہمیاں پیدا کی جاتی ہیں انہیں دور کرکے (دین حق) کی محبت لوگوں کے دلوں میں قائم کرسکیں۔ دنیا میں (دین حق) کا عملی نمونہ پیش کریں..... اس سکول پر ایک زمانہ ایسا آیا ہے کہ حضرت (بانی سلسلہ) کی زندگی کے ایام میں ہی بعض لوگوں نے کوشش کی کہ اس سکول کو توڑ کر صرف عربی کا ایک مدرسہ قائم رکھا جائے کیونکہ جماعت دو سکولوں کے بوجھ برداشت نہیں کرسکتی اور اس پر اتفاق جماعت اتنا زبردست تھا کہ جہاں تک میں سمجھا ہوں شائد ڈیڑھ آدمی سکول کی تائید میں رہ گیا تھا ایک تو حضرت امام جماعت احمدیہ الاول تھے اور آدھا میں اپنے آپ کو کہتا ہوں کیونکہ میں اس وقت بچہ تھا لیکن میں سمجھتا ہوں جو جوش مجھے اس وقت سکول کے متعلق تھا وہ دیوانگی کی حد تک پہنچا ہوا تھا اور حضرت امام جماعت احمدیہ الاول چونکہ ادب کی وجہ سے حضرت (بانی سلسلہ) کے سامنے بات نہ کرسکتے تھے اس لئے آپ نے مجھے اپنا ذریعہ اور ہتھیار بنایا ہوا تھا۔ وہ مجھے بات بتا دیتے اور میں حضرت بانی سلسلہ کو پہنچا دیتا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ہمیں کامیابی عطا کی اور باوجود بعض جلد باز دوستوں نے ہم پر کفر کا فتویٰ لگا دیا اور کہا کہ یہ دنیا دار لوگ ہیں کیونکہ انگریزی تعلیم کی تائید کرتے ہیں پھر بھی فیصلہ ہمارے حق میں ہوا۔ پھر ایک وقت ایسا آیا کہ جو لوگ اس سکول کو توڑنا چاہتے تھے انہوں نے مدرسہ احمدیہ کو توڑنے کا فیصلہ کیا اس وقت بھی خدا نے مجھے ہی توفیق دی اور شاید میں ہی اکیلا شخص تھا جس نے پوری سختی کے ساتھ اس فیصلہ کی مخالفت کی اس وقت میری عمر بیس سال کے قریب تھی اور جس قدر لوگ موجود تھے انہوں نے متفقہ طور پر اس فیصلہ کا اظہار کردیا تھا کہ مدرسہ احمدیہ کو توڑ دیا جائے اور اس کی بجائے لڑکوں کو وظائف دے کر اعلیٰ درجہ کی انگریزی تعلیم حاصل کرائی جائے اور بی اے۔ ایم اے کرنے کے بعد دو سال دینی تعلیم ہو حضرت بانی سلسلہ کی کتب یہاں پڑھا کر ان سے (دعوت الی اللہ) کا کام لیا جائے میں نے اس فیصلہ کی شدت سے مخالفت کی۔

اور اللہ تعالیٰ نے میری زبان میں ایسی تاثیر بخشی کہ جو لوگ ایک منٹ پہلے اسے توڑنے کے حق میں تھے میری تقریر سن کر کہہ اٹھے کہ اسے نہیں توڑنا چاہئے خود خواجہ صاحب جن کی کوشش تھی کہ اسے توڑا جائے کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ کچھ غلط فہمی ہوگئی ہے دراصل ہمارا منشاء بھی یہ نہیں کہ اسے توڑا جائے چونکہ وہ شکست سے بچنا چاہتے تھے اس لئے کہنے لگے کہ اچھا اس مسئلہ پر دوبارہ غور کیا جائے کیونکہ اگر اس وقت رائے لی جاتی تو یقیناً نوے فیصدی میرے حق میں رائے دیتے پس انہوں نے مناسب سمجھا کہ شکست کھانے کی بجائے اس سوال کو ہی چھوڑ دیا جائے چنانچہ انہوں نے کہہ دیا کہ اس پر دوبارہ غور کیا جائے گا جو آج تک کبھی نہیں ہوا اور مدرسہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائم ہے۔

(الفضل 9 جون 1932ء)

علمی ترقی اور جماعت میں محبت پیار اور ایثار و قربانی کی روح پیدا کرنے کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی آمد کا مقصد قرار دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"تمہاری زندگی کا مدعا اور مقصد تو صرف یہ ہے کہ تم کوشش کرو کہ وہ غرض پوری ہو جس کے لئے حضرت بانی سلسلہ آئے اور یہ غرض تمہارے اکٹھے اور مل کر کام کرنے کے بغیر کبھی پوری نہ ہوگی۔ تم میں مقابلہ کی روح ہونی چاہئے۔ تمہیں کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے..... آپس میں بھائی بھائی کی طرح مل جاؤ اور کوئی ایسی حرکت نہ کرو جس سے کسی کی دل شکنی یا دلآزاری ہو...... میں اساتذہ سے بھی کہتا ہوں کہ اپنی ذمہ داریاں سمجھو اور یہ سمجھو کہ کیا چیز ان کے سپرد کی گئی ہے ان کے سپرد جماعت کے بچے کئے گئے ہیں جنہوں نے اگلے زمانہ میں ہماری جگہ کام کرنا ہے۔ اگر ان میں شقاق کی روح رہی اور محبت کی روح نہ پیدا ہوئی تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ کام جو حضرت بانی سلسلہ نے کیا وہ برباد ہو جائے گا۔ ہمارے کام کوئی کھیل تماشہ نہیں ہمارے ہر ایک چھوٹے سے چھوٹے کام کے آئندہ نتائج نکلیں گے۔ اس لئے ہمارے ہر کام میں یہ بات مدنظر رہنی چاہئے۔ کہ محبت و پیار و قربانی و ایثار کی روح پیدا ہو۔ اگر اساتذہ بچوں میں یہ روح پیدا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی برکتوں کے وارث ہوں گے اور اگر اس میں کوتاہی کریں گے تو ان کی نیکی اور تقویٰ اس جہان میں بھی ان کے کام نہ آئے گا اور اگلے جہان میں بھی کچھ فائدہ نہ دے گا۔ دیکھو ساری دنیا کو دشمن بنا کر ہمیں کیا ملا خدا تعالیٰ کی رضا ہی ہے جس کے لئے ساری دنیا کی ہم نے کوئی پرواہ نہیں کی لیکن اگر وہ بھی حاصل نہ ہوئی تو ہم جیسا بدقسمت کون ہو سکتا ہے۔"

(الفضل 11 جون 1926ء)

جماعت کو علم کی دولت سے مالا مال کرنے کے لئے بیوت کو مدرسوں میں تبدیل کرنے کی تلقین کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"اپنے بچوں کو مدرسوں میں پڑھا پڑھا کر ہم دین نہیں پھیلا سکتے۔ دین اسی طرح پھیل سکتا ہے کہ لوگ (بیوت) میں آئیں۔ دین کی باتیں سنیں اور پھر انہیں لوگوں میں پھیلائیں۔ درحقیقت (بیوت) ہی ہمارا مدرسہ ہیں۔ جب تک ہم اپنی (بیوت) کو مدرسہ نہیں بنا دیتے اس وقت تک مدرسہ احمدیہ، ہائی سکول یا دینیات کالج سے دین نہیں پھیل سکتا یہ بالکل چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں اور ان پر دین کی اشاعت کا انحصار رکھنا نادانی ہے۔ ہمیں اپنی (بیوت) کو مدرسوں میں تبدیل کر دینا چاہئے پھر تم خود بخود دیکھ لوگے کہ کس طرح سال دو سال میں ہی جماعت کی حالت بدل سکتی ہے۔... تم (بیوت) کو مدرسوں میں تبدیل کرو پھر دیکھو کس طرح آپ ہی آپ علم ایک دریا کی صورت میں بہتا اور شاخ در شاخ ہو کر لوگوں کو سیراب کرتا چلا جاتا ہے۔ جب قادیان میں لوگوں کی حالت میں تغیر پیدا ہو جائے گا تو پھر باہر بھی لوگوں کے دلوں میں جوش پیدا ہو جائے گا اور وہ بھی دوسروں کے لئے دین کے معلم بن جائیں گے پہلے اگر چار ہزار معلم ہوں گے تو پھر آٹھ ہزار معلم بن جائیں گے اور اس طرح ترقی کرتے چلے جائیں گے۔ یہاں تک کہ ہماری جماعت کا ہر شخص آسمانِ دین کا ستارہ بن جائے گا۔"

(الفضل 29۔ اکتوبر 1944ء)

ایک اور موقع پر علم کو عام کرنے اور اعلیٰ تعلیم دلانے کی ترغیب دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"جن لوگوں کو اپنی اولاد کو اعلیٰ تعلیم دلانے کی توفیق ہے وہ ضرور دلائیں اور وہ لوگ جنہیں استطاعت نہیں وہ مل کر اپنے گاؤں کے کم از کم ایک ہوشیار طالب علم کو اعلیٰ تعلیم دلائیں اس طرح وہ طالب علم دوسروں کی پڑھائی کا موجب بن جائے گا کیونکہ دوسرے طالب علموں میں اسے دیکھ کر شوق اور رشک پیدا ہوگا۔ ترقی کرنے والی قوم کے لئے یہ ایک نہایت ہی اہم سوال ہوتا ہے کہ اس کے نوجوان زیادہ سے زیادہ تعلیم یافتہ ہوں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوں۔ اگر تعلیم کی طرف زیادہ توجہ دی جائے اور اس وقت جس رفتار سے طالب علموں کی تعداد بڑھ رہی ہے بڑھتی جائے تو آئندہ دس سالوں تک ہماری جماعت میں 60 فیصدی تعلیم یافتہ ہو جائیں گے..... ضروری ہے کہ ہمارے طالب علم بہت بلند خیال اور عالی حوصلہ ہوں وہ یہ سمجھ لیں کہ انہوں نے دنیا میں بہت بڑے بڑے کام سر انجام دینے ہیں... ضروری ہے کہ طالب علم بہت محنت سے کام لیں اور اپنے اوقات کو ضیاع سے بچائیں۔"

(الفضل 26 جون 1946ء)

جماعت کی علمی ترقی آپ کی ترجیحات میں ہمیشہ ہی شامل رہی۔ آپ نے منصب امامت پر فائز ہونے کے بعد جماعت کے سامنے جو لائحہ عمل پیش فرمایا اس میں اس امر کا بطور خاص ذکر فرمایا اور پھر زندگی بھر اس کے حصول کے لئے کوشاں رہے۔

تقسیم ملک کے وقت بھی آپ نے جماعت کو جو نصائح فرمائیں ان میں بھی تعلیم کے شعبہ کی طرف متوجہ رہنے کی تلقین فرمائی اور پاکستان میں آنے کے بعد نہایت کسمپرسی اور مشکل حالات کے باوجود آپ نے جامعہ احمدیہ 'مدرسہ احمدیہ' ہائی سکول اور کالج اور دوسرے تعلیمی ادارے فوری طور پر شروع کروادیئے اور حالات کے بہتر ہونے یا سہولتوں کے حصول کی کوشش میں کوئی وقت ضائع نہ کیا۔

عام متداول تعلیم اور دینی تعلیم کی ترقی کے ساتھ ساتھ آپ افراد جماعت کو فنی علوم اور ہنر جاننے کی بھی تلقین فرماتے رہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

میرے خیال میں خالی پڑھنا لکھنا کافی نہیں بلکہ کتابی تعلیم کی نسبت عملی تعلیم کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اور اس لئے میں نے تحریک جدید میں یہ بات بھی رکھی تھی کہ کوئی شخص بے ہنر نہ رہے۔ ہر احمدی کو کوئی نہ کوئی پیشہ آنا چاہئے اور اس لئے میں صرف لفظی تعلیم پر بس نہیں کروں گا بلکہ کوشش کروں گا کہ ہر فرد کوئی نہ کوئی پیشہ جانتا ہو۔

(الفضل 29۔ اپریل 1939ء)

آپ کی راہنمائی میں قادیان میں متعدد علمی ادارے اور صنعتی مرکز ان مقاصد کے حصول کے لئے جاری ہوئے۔ پاکستان بننے کے بعد پہلے لاہور میں پھر چنیوٹ 'احمد نگر اور ربوہ میں جماعتی ادارے علم کی ترویج و اشاعت میں سرگرم عمل ہوگئے اور پھر دنیا کے متعدد ممالک میں یہ مفید پروگرام شروع ہوگیا۔

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے آپ کی علمی خدمات کے اعتراف کے طور پر آپ کو یونیورسٹی کورٹ کا اعزازی رکن منتخب کیا۔ آپ کی ان خدمات کا یہ بھی ایک شاندار نتیجہ ہے کہ افراد جماعت کا علمی معیار اور شرح خواندگی عام معیار تعلیم کی نسبت بہت بہتر ہے۔

اعلیٰ تعلیم کی اجازت مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ صدر، صدر انجمن احمدیہ نصف صدی سے زیادہ مدت سے سلسلہ کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آجکل ان کی صحت کمزور ہے تاہم اس کے باوجود باقاعدگی سے مفوضہ خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی صحت اور عمر میں برکت عطا فرماوے۔ اگلے روز جماعت کی تاریخ کے متعلق ایک دریافت طلب امر کے سلسلہ میں خاکسار ان سے ملا تو وہ ہمیشہ کی طرح بڑی محبت سے ملے اور پھر بعض پرانی یادیں تازہ کرتے رہے۔ آپ کی ان پرلطف باتوں میں سے ایک درج ذیل ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی جب کہیں سفر پر جاتے تو آپ کا یہ طریق ہوتا تھا کہ آپ خود سفر کی تمام تفصیلات کو ذہن میں رکھ کر اس کے متعلق تحریری و زبانی ہدایات جاری فرمایا کرتے تھے۔ رفقاء سفر کی فہرست بھی حضرت صاحب اپنے ہاتھ سے تحریر فرماتے، ان خوش نصیب افراد کو دفتر کی طرف سے پہلے ہی اطلاع کر دی جاتی

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالستار خان مربی سلسلہ

مستورات کی علمی ترقی کے بارے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشادات

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو احمدی خواتین کی تعلیمی ترقی سے خاص دلچسپی تھی۔ کیونکہ آپ اس یقین پر قائم تھے کہ عورتوں کی تعلیم کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کرسکتی۔ چنانچہ اس غرض کے لئے حضرت صاحب نے عورتوں کی تعلیم کے لئے پہلے پرائمری سکول جاری کیا۔ جسے بعد میں مڈل کا درجہ دیا گیا۔ 1930ء میں احمدی عورتوں کی بڑی تعداد نے مولوی کا امتحان پاس کیا جو عربی میں ایف اے کے برابر ہے۔ عربی کے امتحان پاس کرنے کے بعد انہوں نے انٹرنس پاس کیا۔ پھر مزید تعلیم کے لئے قادیان میں زنانہ کالج جاری کیا۔ اس زمانہ میں دین حق کے ماننے والوں کا پنجاب بھر میں کوئی زنانہ کالج نہ تھا اور قادیان میں پہلا زنانہ کالج جاری کیا گیا۔ ان سب باتوں کی تفصیل حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے 13 ستمبر 1931ء کو لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کی طرف سے دی گئی ایک شاندار دعوت کے موقع پر حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے بیان فرمائی۔ حضرت صاحب نے فرمایا:۔

"میں سب سے پہلے اپنی۔ اپنے ساتھیوں اور دوسرے مہمانوں کی طرف سے لجنہ اماء اللہ کا اس چائے کی دعوت کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ دعوتیں دنیا میں ہوتی رہتی ہیں اور یہ ایک ایسا رواج ہو گیا ہے جو شاید اپنی کثرت کی وجہ سے بہت سی خوبصورتی کھو بیٹھا ہے۔ لیکن وہ دعوت جو جوش اور اخلاص کے نتیجہ میں ہو وہ دل کے لئے نہایت ہی مسرت کا موجب اور قلب کے لئے فرحت کا باعث ہوتی ہے۔

عورتوں کی تعلیم سے مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاص دلچسپی ہے۔ میں نے اس کی وجہ سے لوگوں کے اعتراضات بھی سنے ہیں اور اختلافی آراء بھی سنی ہیں لیکن پھر بھی پورے یقین کے ساتھ اس رائے پر قائم ہوں کہ عورتوں کی تعلیم کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کرسکتی۔ جب جماعت احمدیہ کا انتظام میرے ہاتھ میں آیا اس وقت قادیان میں عورتوں کا صرف پرائمری سکول تھا لیکن میں نے اپنی بیویوں اور بیٹیوں کو (کلام الٰہی) اور عربی کی تعلیم دی اور انہیں تحریک کی کہ مقامی عورتوں کو (کلام الٰہی) کا ترجمہ اور حدیث وغیرہ پڑھائیں۔ میں نے اپنی ایک بیوی کو خصوصیت کے ساتھ اس کے لئے تیار کیا۔ اور میرا خیال تھا کہ وہ اپنی تعلیمی ترقی کے ساتھ دوسری عورتوں کو فائدہ پہنچائیں گی لیکن خدا تعالیٰ کی مشیت تھی کہ میرے سفر ولایت سے واپسی پر وہ فوت ہو گئیں اس پر میں نے سمجھا کہ صرف ایک عورت تیار کرنے سے کام نہیں چلے گا کیونکہ اس کے یہ معنے ہوں گے کہ اگر وہ فوت ہو جائے تو دوسری کو تیار کرنے کے لئے چھ سات سال کا مزید عرصہ درکار ہوگا۔ اس پر میں نے یہ انتظام کیا کہ طالبات چھتوں کے پیچھے بیٹھ کر استادوں سے تعلیم حاصل کریں۔ (۔) یہاں تک کہ پچھلے سال عورتوں کی کافی تعداد نے مولوی کا امتحان پاس کر لیا۔ گویا وہ ڈگری حاصل کی جو عربی میں ایف۔اے کے برابر ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں نے پرائمری سکول کو مڈل تک پہنچا دیا۔ اور چونکہ عربی کا امتحان دے کر انٹرنس پاس کیا جاسکتا ہے اس لئے مولوی پاس عورتوں نے اور کچھ باقاعدہ سکول میں پڑھنے والیوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے انٹرنس بھی پاس کرلیا اور اس سال سے قادیان میں عورتوں کے لئے کالج بھی جاری ہو چکا ہے امید ہے دو سال تک کئی عورتیں ایف۔اے پاس کرلیں گی۔ اور میرا منشاء ہے کہ اسی طرح کم از کم پندرہ سولہ عورتوں کو بی۔اے ' ایم۔اے تک تعلیم دلائی جائے تا عورتیں خود دوسری عورتوں کو تعلیم دے سکیں۔ مردوں کے لئے کالج قائم کرنے کی شرائط سخت ہیں۔ یعنی جب تک ایک خاص رقم جمع نہ کی جائے اور عمارت تعمیر نہ ہو اس کی اجازت نہیں ہو سکتی۔ لیکن عورتوں کے لئے ایسی شرائط نہیں اس لئے ہمیں ان کے لئے انتظام کرنے میں تھوڑے سے خرچ پر بہت سی سہولتیں مل سکتی ہیں۔ اور جب قادیان میں عورتیں ہی تعلیم دینے کے لئے تیار ہو جائیں تو میرا ارادہ ہے وہاں ہوسٹل قائم کرکے باہر کی عورتوں کے لئے بھی وہاں رہ کر تعلیم حاصل کرنے کا انتظام کردیا جائے گا۔

یہ امر کس قدر افسوسناک ہے کہ سارے پنجاب میں (دین حق کے ماننے والوں کا ایک بھی زنانہ کالج نہیں اور قادیان کا کالج پہلا زنانہ کالج ہے اور خدا کے فضل سے وہاں عورتوں کی تعلیم اس قدر زیادہ ہے کہ چند ماہ ہوئے میں علی گڑھ گیا تو مجھے بتایا گیا کہ صرف چار لڑکیوں نے انٹرنس کا امتحان دیا ہے لیکن قادیان میں پہلے ہی سال سولہ لڑکیوں نے امتحان دیا اور ہم نے اندازہ کیا ہے کہ قادیان میں قریباً سو فیصدی لڑکیاں تعلیم حاصل کرتی ہیں گویا ان کی شرح لڑکوں سے بھی زیادہ ہے اور یہ خوشی کی بات ہے کہ ہماری جماعت میں عورتوں کی تعلیم اس سرعت سے پھیل رہی ہے۔ خصوصاً قادیان میں (اگر اللہ نے چاہا تو) بہت جلد عورتوں کی جہالت سے ہم بچ جائیں گے۔"

(مصباح 15۔ اکتوبر 1931ء)

حقیقی علم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے جلسہ سالانہ 1933ء میں مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

ہر زمانہ میں جو گزرا ہے۔ مرد ہو یا عورت یہ خیال کرتے رہے کہ اپنے آپ کو بلند مرتبہ یا بڑائی کے اظہار کے لئے خوبصورت بنائے رکھیں اور نہیں تو اپنے جسم کو ہی سرمہ سے گودیں۔ عمارتیں ایسی بلند بنائیں کہ خوبصورتی اور تفاخر کا اظہار ہو اور اسی کو فخر' یا بلندی مرتبہ کا معیار رکھا۔ چنانچہ دہلی بغداد' اور قرطبہ وغیرہ میں ایسی عمارتیں بکثرت تھیں اور ہیں۔ بعض گانا بجانا ہی خوبی سمجھتے تھے۔ بعض ممالک میں لباس اعلیٰ اور خوبصورت پسند کیا جاتا تھا۔ چنانچہ بعض لوگ شلواریں 40-5 گز کی پہنتے تھے ایک زمانہ ہندوستان پر بھی ایسا آیا کہ لباس تفاخرانہ پہنتے اور موجودہ شلواروں یا پاجاموں کو برا جانتے تھے۔ مگر رفتہ رفتہ فیشن اور کا اور ہو گیا۔ غرض ہر زمانہ میں کوئی نہ کوئی بڑائی اور نئی ایجاد کا طریقہ نکلتا رہا۔ چنانچہ آج کل ہمارے ملک میں بھی اعلیٰ تعلیم پانے کا فیشن ہے اور ڈگریاں حاصل کرنے کا بھی۔ میں نہیں سمجھتا کہ سکندر یا تیمور کو ملک فتح کرنے کا اتنا شوق ہو گا جتنا کہ آج کل کے ماں باپ لڑکیوں کو اعلیٰ ڈگریاں دلانے کے شائق ہیں۔ یہ ایک فیشن ہو گیا ہے جو انگریزوں کی ریس اور تقلید میں ہے۔ اور اس فیشن کی رو جنون کی حد تک پہنچ چکی ہے۔ اور ہمارے ملک میں دوسرے ممالک کی ریس سے لڑکیوں کو ڈگریاں حاصل کرنے کی ترقی ہو رہی ہے اور یہ بھی ایک جنون ہے۔ پہلے جنون تھا جہالت کا اور اب جنون ہے موجودہ طریق تعلیم کا۔ حالانکہ یہ بھی ایک جہالت ہے۔

دوسرے ممالک والے انگریزوں کو دیوانہ علم قرار دیتے ہیں مگر وہ غلط سمجھتے ہیں۔ انگریز قوم علم کو جہالت کے لئے نہیں سیکھتی بلکہ وہ ضرورت کے ماتحت مفید علم سیکھتی ہے اور اپنے ملک وملت کے لئے مفید اور فیض رساں ہوتی ہے۔ اگرچہ ہمارے ملک کو انگریزی تعلیم حاصل کرنے کی ریس تو پیدا ہو رہی ہے مگر نقصان کرنے کے لئے۔ ابھی چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے سنایا کہ ایک شخص نے یورپ میں اپنے لڑکے کو اعلیٰ تعلیم پانے کے لئے کالج میں بھیجا مگر کہا کہ خود کما کر اور خرچ مہیا کر کے ڈگری لو ہمارے پاس تمہیں دینے کو روپے نہیں ہیں۔ تو یہ ایک مفید بات ہوئی۔ مال ضائع نہیں کیا گیا بلکہ بچے کو اپنی قوت بازو پر انحصار رکھنے کی تلقین کی گئی۔ (۔) آجکل عورتوں میں ڈگریاں پانے کا جنون پیدا ہو رہا ہے۔ وہ سمجھتی ہیں کہ ہم مہذب نہیں کہلا سکتیں۔ جب تک کہ کوئی علمی ڈگری ہمارے پاس نہ ہو۔ مگر یہ ان کی جہالت کا ثبوت ہے۔ میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ اپنی جماعت کی عورتوں کو جہاں تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دوں وہاں یہ بھی بتاؤں کہ کتنی تعلیم اور کیسی تعلیم حاصل کرنی چاہئے۔

ہر ایک انسان کو خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی نعمت دی ہے۔ بعض کی آواز اچھی ہوتی ہے اور بعض کی تحریر۔ بے شک تحریر بھی اچھی چیز ہے۔ اس کے ذریعہ سے انسان ہزاروں میل پر اثر پیدا کر سکتا ہے اور اظہار مدعا کا یہ بہترین طریق ہے۔ پھر عورتوں کے لئے میں ایک آسان مثال دیتا ہوں۔ پہلے سوئی استعمال ہوتی تھی لیکن اب سلائی کی مشین سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے پس علم کے معنے ہیں اپنی طاقتوں کو وسیع کرنا اور ضرورت کے مطابق اپنی زندگی کے آرام و آسائش کی چیزیں مہیا کرلینا۔ اور اچھی چیزوں سے فائدہ اٹھانا۔ اور اسے اپنی قوم اور مذہب کے لئے مفید بنانا۔

علم دو قسم کا ہے۔ علم الادیان جس سے دین کو فائدہ پہنچتا ہے اور علم الابدان جس سے جسم کو فائدہ پہنچتا ہے۔ ان دونوں چیزوں کا نام علم ہے اور کسی دوسرے شئے کا نہیں۔

ایف اے کلاس کے افتتاح کے موقع پر حضرت امام جماعت الثانی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

1925ء میں میں نے اس نیت سے کہ عورتوں کی تعلیم ایسے اصول پر ہو کہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم کی بھی تکمیل ہو سکے۔ اور اس خیال سے کہ مذہبی تعلیم اپنے ساتھ دلچسپی اور دلکشی کے زیادہ سامان نہیں رکھتی اور بعد میں اس کا حاصل کرنا مشکل ہوتا ہے مذہبی تعلیم کو پہلے رکھا تاکہ ایک حد تک دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد لڑکیاں انگریزی تعلیم حاصل کرسکیں۔ اور چونکہ اس سے زیادہ دلچسپی ہوتی ہے اس لئے یہ بڑی عمر میں بھی اگر حاصل کرنی پڑے تو گراں نہ گزرے گی لڑکیوں کے لئے پہلے عربی کلاسیں کھولیں۔ اس وقت قادیان میں بھی ایسے لوگ تھے جو اس پر معترض تھے اور باہر بھی۔ خاص کر پیغامی سیکشن نے بہت ہنسی اڑائی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے پنجاب میں ہی نہیں بلکہ ہندوستان میں یہ پہلی مثال ہے کہ اس کثرت سے مولوی کا امتحان ہماری جماعت کی لڑکیوں نے پاس کیا۔ میرا خیال ہے سارے ہندوستان میں اتنے عرصہ میں مولوی کا امتحان پاس کرنی والی اتنی لڑکیاں نہ ہوں گی جتنی ایک سال میں ہماری لڑکیوں نے یہ امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد چونکہ زنانہ سکول کی ہائی کلاسوں کی تعلیم پاسکتی تھیں اس لئے مدرسہ ہائی کے استادوں کی امداد سے ہائی کلاسیں کھولی گئیں۔ ان میں بھی خدا کے فضل سے اچھی کامیابی ہوئی اور اس سال سات طالبات انٹرنس کے امتحان میں کامیاب ہوئیں۔ یہ بھی اپنی ذات میں پہلی مثال ہے کیونکہ کسی سکول سے سات (دین حق ماننے والی) لڑکیاں آج تک ایک سال میں کامیاب نہیں ہوئیں۔ اور چونکہ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ہم اپنی جماعت کو بھی تحریک کرتے رہتے ہیں اس لئے قادیان سے باہر بھی کئی لڑکیوں نے انٹرنس کا امتحان پاس کیا اور اچھے نمبروں پر پاس کیا ہے۔ چنانچہ ایک احمدی لڑکی لڑکیوں کے مقابلہ میں سیکنڈ رہی اور لڑکوں کے مقابلہ میں اس کا 13واں یا 14واں نمبر ہے۔

میرا منشاء یہ ہے کہ اس تعلیم کو جاری رکھا جائے حتیٰ کہ اتنی کثیر تعداد گریجوایٹ خواتین کی پیدا ہو جائے کہ ہم سکول میں بھی زنانہ سٹاف رکھ سکیں اور کالج بھی قائم کرسکیں۔ گورنمنٹ نے اب مردوں کے لئے یہ شرط عائد کردی ہے کہ وہ پرائیویٹ امتحان نہیں دے سکتے لیکن عورتوں کے لئے یہ شرط نہیں۔ پیشتر اس کے کہ عورتوں کے لئے بھی پرائیویٹ امتحان نہ دینے کی شرط پنجاب یونیورسٹی عائد کرے ہم اتنی تعداد پیدا کر لیں جو کہ ہماری آئندہ نسلوں کو تعلیم دینے اور ہماری تعلیمی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کافی ہو۔

میں نے جہاں تک غور کیا ہے جب تک عورتیں ہمارے کاموں میں شریک نہ ہوں ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ زیادہ تر امور ایسے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن میں عورتوں کا سوال پیش آتا ہے۔ اسی طرح تربیت اولاد کا سوال ہے جو عورتوں سے خاص طور پر تعلق رکھتا ہے۔ اور یہ حل نہیں ہو سکتا جب تک کہ عورتیں تعلیم یافتہ نہ ہوں اور یہ کام ان کے سپرد نہ کر دیا جائے۔ کسی گھر میں کتنی ہی تعلیم یافتہ عورت ہو اور وہ بچوں کی کتنی اعلیٰ تربیت کرتی ہو اس میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اولاد پر اردگرد کے بچوں کا بھی اثر پڑتا ہے۔ اور تمام بچوں کی صحیح تربیت اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ کافی تعداد میں تعلیم یافتہ عورتیں مل جائیں۔ اور چھوٹی عمر کے بچوں کے بورڈ نگس بنا کران کا انتظام عورتوں کے سپرد کر دیا جائے تاکہ وہ ان میں بچپن میں ہی خاص اخلاق پیدا کریں۔ اور پھر وہ بچے بڑے ہو کر دوسروں کے اخلاق کو اپنے اخلاق کے سانچے میں ڈھالیں۔ بغیر ایسی اجتماعی جدوجہد کے کامیابی نہیں ہو سکتی۔ نہ تقریروں سے نہ وعظوں سے نہ درس سے۔ اس میں کامیابی کی یہی صورت ہے اور قومی کیریکٹر اسی طرح بن سکتا ہے کہ ایسے ہومز قائم کئے جائیں۔ اور جنہیں خدا تعالیٰ توفیق دے وہ ان میں اپنے بچوں کو داخل کریں۔ عورتیں ان کی نگران ہوں۔ بچے چھوٹی عمر سے لے کر 7۔8 سال تک ان میں رہیں اور اس عرصہ میں ان میں اعلیٰ اخلاق پیدا کئے جائیں۔ پھر یہ جماعت دوسروں کو اپنے رنگ میں ڈھالے۔ یہ لڑکے اور لڑکیاں جن کے 7۔8 سال تک کی عمر میں ایک جگہ تربیت پانے میں کوئی حرج نہیں قوم کے لئے بہت مفید ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم ایسے ہومز قائم کر سکیں تو اس کے ذریعہ سے اخلاق پیدا کئے جا سکتے اور ایسی تربیت ہو سکتی ہے جو ہماری جماعت کو دوسروں سے بالکل ممتاز کر دے۔ مگر یہ بات کبھی حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کافی تعلیم یافتہ عورتیں نہ ہوں۔ اس وجہ سے میں سمجھتا ہوں زنانہ کالج مردانہ کالج سے بھی زیادہ اہم ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہمیں مردانہ کالج کی ضرورت نہیں۔ ضرورت ہے مگر اس کے متعلق سرکاری طور پر جو شرائط ہیں وہ ہم ابھی پوری نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر ہم ان شرائط کو پورا کر سکیں تو بھی میرے نزدیک لڑکیوں کے لئے کالج ضروری ہے کیونکہ لڑکے تو باہر بھی رہ سکتے ہیں لیکن لڑکیوں کے لئے باہر رہنا مشکل ہے۔ ان حالات کو مدنظر رکھ کر جیسا کہ ناظر صاحب نے بیان کیا ہے بے سروسامانی کی حالت میں کام شروع کیا جا رہا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہائی سکول کے اساتذہ نے لڑکیوں کی تعلیم کے متعلق جیسے پہلے محنت کی ہے اب بھی کریں گے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ لڑکیوں کی ایف۔ اے کلاس کے لئے مضمون جغرافیہ مقرر کیا گیا ہے۔ میں نے سنا ہے عام طور طالب علم یہ مضمون نہیں لیتے۔ شاید اس لئے کہ اسے مفید نہیں سمجھا جاتا۔ اس لئے کہ اس میں امتحان سخت ہوتا ہے اور لڑکے کم پاس ہوتے ہیں۔ دراصل یہ ایسا علم ہے جس کی زنجیر نہیں ہوتی۔ اور اسی وجہ سے یہ مشکل سے یاد ہوتا ہے۔ جن علوم میں زنجیر ہوتی ہے وہ جلد یاد ہوتے ہیں کیونکہ ایک بات سے دوسری بات یاد آجاتی ہے۔

مجھے معلوام ہوا ہے کہ فلاسفی میں امتحان دینے والے زیادہ نمبر حاصل کرتے ہیں کیونکہ اس میں زنجیر چلتی ہے۔ میرے خیال میں یہ زیادہ بہتر ہوگا کہ اس مضمون کے لئے آدمی تیار کر لیا جائے۔ ہمارے قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر اس میں ماہر ہیں۔ سکول میں اب جو چھٹیاں ہونے والی ہیں ان میں ان سے یا کسی اور سے ضروری ضروری باتیں پڑھ لی جائیں اور یہ مضمون لڑکیوں کے لئے رکھا جائے اس میں کامیابی کی زیادہ توقع ہو سکتی ہے۔ چونکہ یہ ہماری پہلی کوشش ہے اس لئے ایسی راہ اختیار کرنی چاہئے جس سے کامیابی کی زیادہ توقع ہو۔ فلاسفی تربیت اولاد میں بھی بہت امداد دیتی ہے اس لئے یہی پڑھانی چاہئے۔ میں امید کرتا ہوں منتظمین اس کے لئے کوشش کریں گے اس کے بعد میں دعا کرتا ہوں جس میں سب احباب شامل ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔ ہمارے اسباب میں جو کمزوری ہے اسے دور کر کے اعلیٰ درجہ کا نتیجہ پیدا کرے اور ایسے فوائد عطا کرے کہ جن سے نہ صرف عورتوں کی ذہنی ترقی ہو بلکہ آئندہ آنے والی اولاد کی تربیت کے لئے بہتر سے بہتر سامان پیدا ہوں۔"

(الفضل 7۔ جولائی 1931ء ص 6۔7)

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے جماعت کی مستورات کو اس طرف خصوصی توجہ دلائی کہ کلام الٰہی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ کتب حضرت بانی سلسلہ کا بھی بغور مطالعہ کریں۔ چنانچہ فرمایا۔

"دینی تعلیم کے لئے وہ چیز جس کا پڑھنا ضروری ہے وہ حضرت بانی سلسلہ کی کتابیں ہیں۔(۔) کلام الٰہی کا اس زمانہ کے متعلق ضروری علم آپ کی کتابوں میں موجود ہے۔ تم اس کے پڑھنے یا سننے کی کوشش کرو تو تم میں قابلیتیں پیدا ہو سکتی ہیں کہ باریک در باریک مسئلوں کو حل کر سکتی ہو۔"

دنیوی تعلیم کے حصول کے ساتھ ساتھ حضرت صاحب نے مذہبی اور دینی تعلیم کے حاصل کرنے کی طرف پر زور توجہ دلائی۔ اور یورپ کی تقلید کرنے کو ناپسند فرمایا۔ اس ضمن میں حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

"میرے نزدیک ہمیں زیادہ توجہ جس طرف کرنی چاہئے وہ تعلیم ہے 'اور وہ بھی مذہبی تعلیم' یہی تعلیم ہماری اولاد کے ہوش و حواس قائم رکھ سکتی ہے۔ میں تو نوجوانوں کی موجودہ رو کو دیکھ کر ایسا بددل ہوں کہ چاہتا ہوں یورپ کی ہر چیز کو بدل دیا جائے۔ ہمارے ملک کے لوگ اس طرح دیوانہ وار یورپ کی تقلید کر رہے ہیں کہ اسے دیکھ کر شرم و ندامت سے سر جھک جاتا ہے۔ آج درد صاحب نے کہا ہے کہ یورپ جن باتوں کو تنگ آکر چھوڑ رہا ہے ہمارے ملک کے لوگ ان کی بڑی خوشی اور شوق سے نقل کر رہے ہیں مگر میں دس سال سے کہہ رہا ہوں کہ جن باتوں کے خلاف خود یورپ آواز اٹھا رہا ہے انہیں ہمارے ملک کے لوگ ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں وہاں سود کے خلاف شور برپا ہے مگر یہاں اسے رائج کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسی طرح وہاں کے لوگ شراب کی بندش پر زور دے رہے ہیں لیکن یہاں اس کا خاص شوق ظاہر کیا جاتا ہے۔ غرض یورپ کی تقلید میں لوگ بالکل اندھے ہو رہے ہیں۔ ہمیں نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ دوسروں کو بھی بچانے کے لئے یہ کوشش کرنی چاہئے کہ لوگوں کو محسوس کرائیں۔ ہمارا تمدن ناقص اور کمزور نہیں۔ نقص یہ ہے کہ اس کا استعمال درست طور پر نہیں کیا گیا۔ دیکھو ایک رنگ ایک خاص حد تک اچھا لگتا ہے۔ مثلاً تصویر میں ایک حد تک نیلا یا کالا رنگ استعمال کرتے ہیں اور آسمان کا نظارہ نظر آتا ہے لیکن اگر نیلے یا سیاہ رنگ کی بوتل انڈیل دی جائے تو اس سے خوبصورتی نہ پیدا ہو گی بلکہ بدصورتی ہو جائے گی۔ اسی طرح تصویر میں سفید رنگ سے بادل دکھائے جاتے ہیں لیکن اگر کاغذ پر کوئی قلعی پھیر لے تو یہ اس کی نادانی ہو گی۔ پس ہم نے اپنے تمدن کو غلط طور پر استعمال کر کے نقائص پیدا کر لئے ہیں ورنہ اس میں نقص نہیں۔

(الفضل 11 دسمبر 1928ء)

دنیا میں عزت پیسوں سے نہیں ہوا کرتی۔ روپے ملنے سے آدمی بڑا نہیں بن جایا کرتا اور کوئی آدمی نہ تو اعلیٰ بھڑکدار لباس پہننے سے یا بیش قیمت زیورات پہن لینے سے قدر پاتا ہے بلکہ سچی تعلیم انسان کے اندر وقار پیدا کرتی ہے۔ قابل عزت وہی ہوتا ہے جو تعلیم یافتہ ہو' گری ہوئی قوموں میں اچھے کپڑوں کا بے شک لحاظ کیا جاتا ہے مگر اصل نیک لوگوں میں ایسا نہیں ہوتا۔ حضرت شیخ سعدی" کا قصہ آتا ہے کہ ایک امیرانہ دعوت میں ان کی عزت نہ ہوئی۔ کیونکہ وہ سادہ لباس پہنا کرتے تھے۔ دوسرے دن جبکہ وہ اعلیٰ لباس پہن کر گئے تو عزت کی اونچی جگہ دی گئی اور آپ نے اپنے کپڑوں کو کھلانا شروع کیا۔ جب لوگوں نے استفسار کیا تو فرمایا کہ میری نہیں بلکہ میرے لباس کی عزت کی گئی ہے۔ ہندوستان میں یہ جو بڑے بڑے جج اور گورنر ہیں ان کو اپنے بڑے لوگوں میں کوئی پوچھتا بھی نہیں۔ ایک فنانشل کمشنر تھا اس نے تصویر کھنچوانے کے وقت حافظ روشن علی صاحب (۔) کے پیچھے کھڑا ہونے کی اجازت حاصل کی حالانکہ وہ ہمارے ہندوستان میں جب حاکم تھا بہت جابر اور اعلیٰ عزت کا مالک تھا کیونکہ تنخواہ زیادہ تھی اور لوگ زیادہ پیسوں والے کی عزت کرتے ہیں۔ مگر یہ غلط ہے دولت سے عزت حاصل نہیں ہوتی۔ خیر ہماری جماعت میں تو ابھی یہ دنیوی عزت آئی ہی نہیں۔ عزت ابھی کہاں۔ یاد رکھو حقیقی عزت روحانیت سے نیکی تقویٰ اور طہارت سے پیدا ہوتی ہے۔ ترقی کرنے کا ذریعہ ہی نیک عمل ہے۔ عزت خدمت سے حاصل ہوتی ہے۔ دینی تعلیم حاصل کرنی چاہئے جس سے قوم اور ملت کو فائدہ ہو۔ تم میں سے کتنی ہیں جو خدمت دین اور (دعوت الی اللہ) کرتی ہیں۔

پس خدا (۔) کی باتیں سنو۔ حضرت صاحب کی کتابیں پڑھو۔ ناولوں اور رسالوں کے پڑھنے کی فرصت مل جاتی ہے لیکن دینی کتابوں کے لئے وقت نہیں ملتا؟ کتنی شرم کی بات ہے کہ اب انگریز تو (نو احمدی) ہو کر اردو سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ حضرت صاحب کی کتابیں پڑھیں مگر ہماری عورتیں اردو نہیں سیکھتیں اور اگر کچھ شد بد پڑھ لیتی ہیں تو ناول پڑھنے شروع کر دیتی ہیں۔ علم دین سیکھو۔ (کلام الٰہی) پڑھو۔ حدیث پڑھو' حضرت بانی سلسلہ کی کتابوں میں علم و حکمت کی باتیں لکھی ہیں ان سے مفید علم سیکھو (۔)

پچھلے سال ایک لڑکی جو بی۔ اے میں تعلیم پاتی تھی اسے کہا گیا کہ اپنی ہمجولیوں میں (دعوت الی اللہ) کیا کرو اس نے جواب دیا کہ میں آپس میں تفرقہ ڈالنا پسند نہیں کرتی۔ مگر وہ عالم نہیں جاہل تھی۔ اب کیا فائدہ دیا اسے ایسے علم نے؟ اگر بعض باتیں سیکھنے کا نام علم ہے تو کیا بعض باتیں لوہاروں اور ترکھانوں کو نہیں آتیں؟ علم کے معنے ہیں اپنے مطلب کی چیزوں کو حاصل کرنا۔ ضرورت پوری کرنے والی شے کا نام علم ہے۔ ایک بی۔ اے کو فوج میں بھرتی نہ کیا گیا اس لئے کہ وہ فوجی کرتبوں سے ناواقف تھا اور وہ فوجی لوگوں کا علم نہیں جانتا تھا۔ ایک طبیب اگر موسیقی جانتا ہے تو اسے لائق کون کہے گا۔

پس ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ہمیں کن علوم کی ضرورت ہے ہمیں علم دین کی ضرورت ہے۔ کوئی لڑکی اگر ایم۔ اے پاس کر لے اور اس کو تربیت اولاد یا خانہ داری نہ آئے تو وہ عالم نہیں جاہل ہے۔ ماں کا پہلا فرض بچوں کی تربیت ہے اور پھر خانہ داری ہے (۔) اگر کوئی عورت عام کتابوں کے پڑھنے میں ترقی حاصل کرے تاکہ وہ مدرس بن سکے یا ڈاکٹری کی تعلیم سیکھے تو یہ مفید ہے کیونکہ اس کی ہمیں ضرورت ہے (۔)

شیر محمد ایک یکہ بان ان پڑھ جاہل تھا مگر (دعوت الی اللہ) کرنے کا اسے سلیقہ آتا تھا۔ جب یکہ چلانے بیٹھتا تو ایک کتاب حضرت صاحب کی ہاتھ میں لے لیتا اور کسی پاس بیٹھے ہوئے کو کہتا کہ مجھے سناؤ۔ اس طرح سے وہ (دعوت الی اللہ) کرتا تھا۔ غرض جاہل ان پڑھ اگر مطلب کی مفید باتیں جانتا ہے تو وہ عالم ہے۔ جاہل نہیں ہے۔ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ خدمت دین میں ترقی علم کا راز ہے۔"

تعلیمی معیار کو بلند کرنے اور معلومات میں اضافہ کے لئے اخبارات و رسائل کا مطالعہ بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اخبارات کے مطالعہ کی طرف متوجہ کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"اس زمانہ میں تعلیم کے متعلق بہت سی آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے سب سے آسان ذریعہ کتاب ہے یا تازہ اخبار کا مطالعہ ہفتہ واری یا دوسرے اخبار گو مفید ہوتے ہیں مگر اس سے معلومات روزانہ اخبار کی طرح نہیں ہو سکتے۔ میرے پاس پانچ روزانہ اخبار پندرہ سولہ رسالے آتے ہیں۔ (۔) رسالوں سے زیادہ اخباروں میں معلومات ہوتی ہیں۔ علم کی ترقی خبروں سے ہوتی ہے۔ نہ کہ مضمونوں سے۔ رائے پڑھنا بے وقوفی ہے۔ خبریں زیادہ مفید ہوتی ہیں۔ میں نے اخبار والوں کی رائے کو کبھی نہیں پڑھا۔ کیونکہ میں خود رائے رکھتا ہوں۔ چاہئے کہ ہم اپنی رائے رکھیں خبروں کی طرف خاص توجہ ہو۔ دوسروں کی راؤں پر کبھی اعتماد نہیں کرنا چاہئے۔ رائیں تو مختلف بھی ہوا کرتی ہیں۔

> جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی جلسہ سالانہ کی تقاریر

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ ثانی کے بارے میں قبل از پیدائش بتایا گیا تھا کہ "وہ علوم ظاہری وباطنی سے پر کیا جائے گا" اس کے ثبوت کے لئے آپ کی تصانیف کا مطالعہ کرنا ضروری ہے جو بہت سے اہل علم دانشوروں مورخوں اور علماء دین سے دادِ تحسین پا چکی ہیں۔ اس وقت آپ کی تصانیف پر تبصرہ کرنا مقصود نہیں بلکہ آپ کی تقاریر اور خطابات کے بارے میں کچھ کہنا مقصود ہے آپ ایک مذہبی جماعت کے سربراہ اور امام تھے احمدیہ جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اعلیٰ تعلیم یافتہ احباب ڈاکٹرز پروفیسرز وکلاء جو اپنے اپنے علوم میں خاص مقام رکھتے تھے ان کی خاصی تعداد ہے اس کے علاوہ درمیانہ طبقہ بھی ہے اور پھر بہت ہی کم تعلیم یافتہ اور ان پڑھ زمیندار احباب کی کثیر تعداد ہے۔ اس لئے آپ کی تقاریر اور خطبات میں ان تینوں طبقات کی راہنمائی کے لئے ایسے اسلوب کی ضرورت تھی جو ان کو مطمئن کر سکے اور آپ جو بات کہنا چاہتے تھے ان کے ذہنوں تک آسانی سے پہنچ سکے۔

آپ نے اپنی زندگی میں خطبات کے علاوہ سینکڑوں تقاریر فرمائیں۔ جو اپنی اپنی حیثیت میں نمایاں مقام رکھتی ہیں۔ مثلاً (دین حق) میں اختلافات کا آغاز۔ (دین حق) کا اقتصادی نظام۔ کمیونزم اور ڈیماکریسی۔ نہرو رپورٹ پر تبصرہ وغیرہ وغیرہ۔

آپ ایک ماہر نفسیات کی طرح اس حقیقت سے آگاہ تھے کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقات کو کس طرح علمی اور عقلی مواد اور استدلال سے مطمئن کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ کس قدر کٹھن مسئلہ ہے۔ اس کے لئے تقاریر میں وسعت اور ہمہ گیریت کا ہونا ضروری ہے جس کے لئے علمی سرمایہ کی ضرورت ہے۔ آپ نے اس غرض کے لئے ہزاروں کتب کا مطالعہ کیا جس کا ثبوت اب بھی خلافت لائبریری میں موجود وہ کتب ہیں جن پر آپ کے ہاتھوں لکھے ہوئے نوٹس درج ہیں۔

آپ کی تقاریر میں بہت تنوع تھا جس سے ہر قسم اور ہر طبقہ کے لوگ مستفید ہو سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس صفت سے وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔ آپ کی تقاریر میں اخلاقیات۔ سیاسیات۔ نفسیات۔ معاشیات اور دینی موضوعات۔ تاریخ اور دیگر معاشرتی علوم۔ سائنس اور اس کی دیگر شاخیں فزکس۔ کیمسٹری۔ علم نباتات علم الابدان جیسے علوم کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک اور صفت سے وافر طور پر نوازا تھا کہ آپ ادق اور سنجیدہ مسائل کو نہایت سادہ الفاظ میں تصنع اور بناوٹ کے بغیر۔ نہایت سلاست اور روانی سے بیان کرتے چلے جاتے تھے آپ جذبات اور ادراک یعنی عشق اور عقل میں ایک حسین وجمیل توازن کو ہر حالت میں قائم رکھتے۔ آپ کی تقاریر بعض اوقات سات آٹھ گھنٹوں تک طویل ہو جاتی تھیں اور بعض نہایت سنجیدہ موضوعات پر ہوتی تھیں چنانچہ آپ تقاریر میں پاکیزہ لطائف بیان کرتے تھے جس سے طبیعت میں ادق مسائل کو سمجھنے میں مدد ملتی اور سامعین ان لطائف اور حکایات کو سن کر ہشاش بشاش ہو جاتے اگر آپ کے ان لطائف اور حکایات اور تاریخی واقعات کو یکجا کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے آپ نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ پر جو تقاریر فرمائی ہیں ان کی فہرست پیش خدمت ہے۔

1906ء چشمہ توحید شائع شدہ
1907ء نوجوانوں کو اس وقت کیا کرنا چاہئے غیر مطبوعہ
1908ء ہم کس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں مطبوعہ
1909ء نجات مطبوعہ
1910ء ہماری تقاریر میں حضرت (بانی سلسلہ) کا ذکر ضروری ہے۔ غیر مطبوعہ
1911ء مدارج تقویٰ مطبوعہ
1912ء سفر پر ہونے کی وجہ سے جلسہ پر تقریر نہ کر سکے۔
1913ء حصول تقویٰ کے ذرائع مطبوعہ
1914ء برکات (امامت) مطبوعہ
1915ء انوار (امامت) مطبوعہ
1916ء ذکر الٰہی مطبوعہ
1917ء حقیقۃ الرؤیاء مطبوعہ
1918ء یہ جلسہ 6۔ مارچ 1919ء کو ہوا۔ عرفان الٰہی مطبوعہ
1919ء تقدیر الٰہی مطبوعہ
1920ء ملائکۃ اللہ مطبوعہ
1921ء ہستی باری تعالیٰ مطبوعہ
1922ء نجات مطبوعہ
1923ء نجات غیر مطبوعہ
1924ء بہائیت غیر مطبوعہ
1925ء منہاج الطالبین مطبوعہ
1926ء مسئلہ نبوت غیر مطبوعہ
1927ء تقدیر دلپذیر مطبوعہ
1928ء فضائل (کلام الٰہی) نمبر1 مطبوعہ
1929ء فضائل (کلام الٰہی) نمبر2 مطبوعہ
1930ء فضائل (کلام الٰہی) نمبر3 مطبوعہ
1931ء فضائل (کلام الٰہی) نمبر4 مطبوعہ
1932ء فضائل (کلام الٰہی) نمبر5 مطبوعہ
1933ء حضرت (بانی سلسلہ کو ملنے والی خدائی خبروں) کا مقام غیر مطبوعہ
1934ء حضرت (بانی سلسلہ کو ملنے والی خدائی خبروں) کا مقام غیر مطبوعہ
1935ء احمدیت دنیا کی تاریخ میں کیا تغیر پیدا کرنا چاہتی ہے غیر مطبوعہ
1936ء فضائل (کلام الٰہی) نمبر6 مطبوعہ
1937ء انقلاب حقیقی مطبوعہ
1938ء سیر روحانی جلد اول تقریر نمبر1 مطبوعہ
1939ء خلافت راشدہ مطبوعہ
1940ء سیر روحانی جلد اول تقریر نمبر2 مطبوعہ
1941ء سیر روحانی جلد اول تقریر نمبر3 مطبوعہ
1942ء نظام نو مطبوعہ
1943ء اسوہ حسنہ مطبوعہ
1944ء الموعود مطبوعہ
1945ء دنیا میں غلبہ پانے اور دین میں سرخروئی حاصل کرنے کے متعلق ہدایات غیر مطبوعہ بیماری کی وجہ سے تقریر مکمل نہ کر سکے۔
1946ء جماعتی تربیت کے چار امور بارش کی وجہ سے بیت النور میں تقریر فرمائی خلاصہ الفضل غیر مطبوعہ
1947ء مختصر سے وقت میں متفرق امور پر روشنی ڈالی (-) کبیر کی اشاعت۔ انگریزی ترجمہ (کلام الٰہی) تعلیم اسلام کالج چندہ کی ترسیل۔ مہاجرین کا بسانا۔ پاکستان کی ترقی میرے ساتھ وابستہ ہے بیرونی مشن
1948ء یہ جلسہ 15۔16۔17 اپریل 49ء کو ربوہ میں ہوا سیر روحانی جلد دوم تقریر نمبر1 مطبوعہ
1949ء جماعت احمدیہ نے قادیان سے کیوں (نقل مکانی) کی۔
1950ء سیر روحانی جلد دوم تقریر نمبر2 مطبوعہ
1951ء سیر روحانی جلد دوم تقریر نمبر3 مطبوعہ
1952ء تعلق باللہ مطبوعہ
1953ء سیر روحانی جلد دوم نمبر6 مطبوعہ
1954ء سیر روحانی جلد سوم نمبر1 مطبوعہ
1955ء سیر روحانی جلد سوم نمبر2 مطبوعہ
1956ء سیر روحانی جلد دوم نمبر3 مطبوعہ
1957ء سیر روحانی جلد سوئم تقریر نمبر4 مطبوعہ
1958ء سیر روحانی جلد سوئم تقریر نمبر5 مطبوعہ
1959ء روح پرور خطاب حضرت صاحب نے لکھی ہوئی مختصر تقریر پڑھی مطبوعہ الفضل۔
1960ء (دین حق) کی اشاعت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرو حضرت صاحب کی تقریر مولانا جلال الدین شمس صاحب نے پڑھ کو سنائی۔ مطبوعہ الفضل
1961ء (دین حق کو غالب کرنے کے لئے ہر احمدی سال میں ایک احمدی بنانے یہ پیغام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا مطبوعہ الفضل۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

ایسے ہی ایک سفر کی دو یادیں سناتے ہوئے محترم باجوہ صاحب پرانی خوشگوار یادوں میں کھو گئے اور بتایا کہ سفر کے دوران کسی کام کے متعلق یاد دہانی کروانے کے لئے آپ نے میری ڈیوٹی لگائی تو میں نے یہ عرض کرتے ہوئے معذرت کی کہ میں تو آپ کے ساتھ جانے والے خوش قسمت افراد کی فہرست میں شامل نہیں ہوں آپ نے اسی وقت میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کو بلا کر فرمایا کہ باجوہ صاحب کا نام بھی اس فہرست میں شامل کر لیا جائے اس سفر کے دوران آپ نے کسی کام کے متعلق ذکر آنے پر ایک کارکن کا نام لے کر فرمایا کہ یہ کام اس کے سپرد کیا گیا تھا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ "ہر کہ در کانِ نمک رفت نمک شد" وہ بھی اس معاملہ میں سستی کر گیا ہے۔ اس سفر کی ایک اور یاد تازہ کرتے ہوئے اور حضرت صاحب کی پر لطف صحبت کے سرور و لطف میں ڈوبتے ہوئے مکرم باجوہ صاحب نے بتایا کہ حضرت صاحب نے انجمن کے ایک مالی معاملہ کے متعلق ایک بہت ضروری خط لکھوا کر دفتر کے ایک کارکن کو دیا جسے کسی وجہ سے غلط فہمی ہوئی کہ آپ اسے فوراً پوسٹ کروانا چاہتے ہیں چنانچہ فوری طور پر وہ خط رجسٹرڈ پوسٹ کر دیا گیا۔ اگلے روز حضرت صاحب نے اس خط کے متعلق دریافت کیا تو دفتر نے بتایا کہ وہ تو آپ کی ہدایت کے مطابق کل ہی رجسٹری کر دیا گیا تھا۔ اس معاملہ کی اہمیت کے پیش نظر حضرت صاحب نے متعلقہ کارکن کو یہ سزا دی کہ وہ دو دن بیت میں ذکر الٰہی کرتے رہیں۔ یہ کوئٹہ کی بات ہے۔ وہاں پر عبادت کے لئے شامیانہ لگا کر عارضی جگہ بنائی گئی تھی جو اتفاق سے باقی زمین کی نسبت نشیب میں تھی۔ اسی دوران بارش شروع ہو گئی اور پانی نشیبی جگہ جمع ہونا شروع ہو گیا۔ اب یہ صورت بنی کہ کوئٹہ کی سردی میں گیلی جگہ پر جہاں اوپر سے بھی پانی ٹپک رہا تھا گیلے کپڑوں میں ملبوس وہ کارکن ذریعہ اصلاح کے طور پر تجویز کردہ تسبیح و استغفار میں مصروف رہا۔ دفتر کے بعض ساتھیوں نے اسے ادھر ادھر ہو کر ذکر الٰہی کرنے کا مشورہ دیا مگر حضرت صاحب کے حکم کی خلاف ورزی پر وہ کسی طرح تیار نہ ہو سکتے تھے۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو توجہ دلائی گئی مگر وہ بھی حضرت صاحب کی خدمت میں معاملہ پیش کرنے سے گھبرا رہے تھے کہ اتنے میں خود حضرت صاحب نے اس کارکن کا نام لے کر دریافت فرمایا کہ فلاں شخص کہاں ہے؟ بتایا گیا کہ وہ سردی اور بارش میں بھی اسی جگہ بیٹھا ہوا ہے جہاں بیٹھ کر ذکر الٰہی کرنے کا آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔ آپ نے ایک کارکن کو بھجوایا کہ اسے فوراً وہاں سے اٹھنے کے لئے کہا جائے اور ایک دوسرے کارکن کو ہدایت کی کہ اس کے کپڑے بدلوا کر آرام دہ بستر کا انتظام کیا جائے اور یہ بھی کہ اس کے کمرے میں آگ مسلسل جلتی رہے۔ ساتھ ہی ساتھ گھر میں اسے چائے بھجوانے کے لئے کہا اور پلک جھپکنے میں پر تکلف چائے پہنچ گئی۔ خادم چائے کے برتن واپس لینے آیا تو اس کے ہاتھ میں ریڈرز ڈائجسٹ رسالہ تھا کہ یہ حضرت صاحب نے بھجوایا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ آگ کے سامنے لیٹ کر آرام کریں غرضیکہ دو دن حضرت صاحب کے ذاتی مہمان کے طور پر خوب مزے سے گزرے۔ جب دو دن کے بعد یا "سزا" کے بعد انہیں کام پر جانے کی ہدایت کی گئی تو وہ ملازم سے ہنس کر کہنے لگے کہ پچھلے دو دنوں میں جس شفقت اور پیار و توجہ کا میں مورد بنا رہا ہوں اس کو دیکھ کر تو دل چاہتا ہے کہ حضرت صاحب دو دن بلکہ اس سے بھی زیادہ کی اور "سزا" دیدیں۔

وقتی ناراضگی یا جماعتی مفاد کی حفاظت کے لئے سختی کے بعد متعلقہ کارکن کی دلجوئی کا معاملہ یہاں پر ہی ختم نہیں ہوا بلکہ اس کارکن کی خواہش پر جب مکرم باجوہ صاحب نے حضرت صاحب کی خدمت میں یہ عرض کیا کہ وہ بی اے کا امتحان دینے کی اجازت چاہتے ہیں تو حضرت صاحب نے انہیں بی اے کا امتحان دینے کی اجازت مرحمت فرمائی اور اس طرح ان کے لئے یہ موقع پیدا ہو گیا کہ وہ مزید تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی بہتر خدمت کرنے کے قابل ہو گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کر کے اللہ کے فضلوں کا وارث بنیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اگر ساری طاقتوں کی کمال نشوونما کے لئے تمہاری طرف سے انتہائی جدوجہد نہیں ہوگی تو تم گھاٹے میں رہو گے۔ یا اگر تم نے دو قسم کی قوتوں کی نشوونما پر تو زور دیا اور دوسری کو بالکل بھول گئے تو یہ بات تمہارے لئے اور بھی زیادہ نقصان اور ہلاکت کا موجب ہوگی۔ لیکن اگر تم نے اپنی قوتوں کی صحیح اور انتہائی نشوونما کے لیے آخری کوشش نہ کی تو پھر بھی تم گھاٹے میں رہو گے جس حد تک تمہاری کوشش میں کمی ہوگی۔ اسی حد تک تمہارا نقصان بھی ہوگا۔

غرض خدا تعالیٰ تمہیں بہت کچھ دینا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس حد تک دینا چاہتا ہے جس حد تک اس نے تمہارے اندر لینے کی قوت اور طاقت پیدا کی ہے۔ اگر تم اس سے لینے کی طاقت کو انتہا تک نہ پہنچاؤ گے تو وہ تمہیں کچھ نہیں دے گا اس لئے کہ تم نے اس سے لینے کا خود کو اہل ہی نہیں بنایا۔ اگر تم محض دنیا کے لئے کوشش کرو گے تو دنیا تمہیں مل جائے گی۔ (۔) اگر تم محض دنیا کے لئے اپنی جسمانی اور ذہنی طاقتوں کی نشوونما کو انتہاء تک پہنچانے کے لئے محنت کرو گے تو دنیا تمہیں مل جائے گی لیکن (۔) اس عارضی چند روزہ اور بے وفا دنیا کے بعد تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔ لیکن (۔) جو شخص اس دنیا کی بعد کی زندگی کے لئے بھی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دنیا کے انعامات کے علاوہ اخروی زندگی کی نعمتوں سے بھی اسے نوازتا ہے۔

دراصل (کلام الٰہی) میں جہاں بھی اس ضمن میں (یعنی اس Context (کن ٹیکسٹ) میں) سَعْی کا لفظ آئے گا اس کا مطلب یہی ہوگا کہ جو شخص اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور ان کی نشوونما کو کمال تک پہنچانے کے لئے محنت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے انسان کو چار قسم کی بنیادی صلاحیتیں عطاء کر کے فرمایا ہے کہ اگر تم اس دنیا کے انعامات اور اخروی زندگی کے انعامات کے حصول کے لئے جو راہیں مقرر کی گئی ہیں ان پر چل کر انتہائی کوشش کرو گے تو اس دنیا میں بھی تم اللہ تعالیٰ کے بہترین انعاموں کے وارث بنو گے اور اخروی زندگی میں بھی اس کے بہترین انعاموں سے وارث بنو گے۔ مگر یہ سب کچھ تم اپنے اپنے دائرہ استعداد کے اندر رہ کر حاصل کرو گے۔ کیونکہ اپنے دائرہ استعداد سے آگے تو کوئی شخص نہیں بڑھ سکتا نہ اس دنیا میں اور نہ اخروی زندگی میں۔

(از خطبہ 4- فروری 1972ء)

پولرائیڈ فوٹوز۔ سامان فوٹوگرافی۔ فوٹوسٹیٹ۔
یادگار فوٹوگراف اور کلر فلموں کی ڈویلپنگ/پرنٹنگ
کیلئے تشریف لائیں۔
فوٹو ہام
4- بلال مارکیٹ ربوہ فون 736
پروپرائٹر عطاء المنان

سٹی گارمنٹس اینڈ ورائٹی ہاؤس
(ہول سیلرز و ریٹیلرز)
D-2 چاندنا مارکیٹ
فائیو برادرز پلازہ گارڈن کالج روڈ
راولپنڈی
051- 542028
کراکری، جیولری، ہوزری
کھلونے، لیڈیز و بچگانہ
گارمنٹس
ایرانی و دیگر امپورٹڈ
موسم گرما و موسم سرما
کی تمام ورائٹی بھی دستیاب
ہے

ربوہ کے گرد و نواح اور
ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ۔ مکان
زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت
کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
آفس: 212764
گھر: 211379

UNIVERSAL INDUSTRIAL SERVICES
IMPORTER STOCKIST & MANUFACTURER OFTEXTILE PARTS,ENDLESS BELTS TIMING BELTS & VBELTS ETC.
14-Talmour Road Chowk Shaheedan Multan.
PH:061-583512, 061-545633, MOB: 0361-364122 FAX:061-83512
BRANCH OFF.(AGENCY HANKOOK V BELTS KOREA)
AKBAR ROAD MULTAN.

ALL KIND OF LEATHER GOODS
SPECIALIST IN GLOVES
OF ALL KINDS
BTC
MANUFACTURERS:-
IMPORTERS & EXPORTERS
Billoo
TRADING CORPORATION
P. O. Box : 877 SIALKOT - PAKISTAN
BILLOO TRADING CORPORATION
P. O. BOX. 877 SIALKOT PAKISTAN
Tel. Off. : 0432 - 593756
Fac : 0432 - 267115
Resd. : 0432 - 67087 - 65197
Fax : 0432 - 592086
Telex : 46434 BILLOO PK
Cable : BILLOO, SIALKOT

LODGINGS
GUEST .HOUSE
It's Your Home You Would Want To Come Again
AIR CONDITIONED
ID TELEPHONE FACILITY
DISH ANTENA WITH &
CHANNELS
24 HOURS
ROOM SERVICE
AVAILABLE
HOUSE NO:41 A, COLLEGE ROAD,
F.7/2 ISLAMABAD
PHONE NO. 051-827179
FAX . 051-826146

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود طاہر شاہد۔ ایم اے (ابلاغیات)

حصولِ علم کے بارہ میں حضرت امام جماعت الثانی کے اقدامات وارشادات

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ الثانی کے بارہ میں یہ الفاظ بھی تھے کہ "وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دل کا حلیم ہو گا اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔"

جہاں امام جماعت الثانی علوم ظاہری و باطنی میں دسترس رکھتے تھے اور آپ کے تبحر علمی کا لوہا آپ کے معاندین بھی مانتے تھے وہاں حصول علم کی جو شمع آپ کے دل میں روشن تھی اس کو آپ اپنی جماعت میں بھی روشن دیکھنا چاہتے تھے۔ اپنے ماننے والوں کو آپ نے بارہا تعلیم کے میدان میں ترقی کرنے کی نہ صرف توجہ دلائی بلکہ علم کا فیض عام کرنے کے لئے آپ نے عملی اقدامات بھی کئے جن سے آج تک نہ صرف جماعت کے ممبران بلکہ دیگر احباب بھی فیض حاصل کر رہے ہیں۔

آپ نے صدر انجمن احمدیہ میں نظارت تعلیم کا قیام فرمایا۔ ذیلی تنظیموں میں شعبہ تعلیم کو شامل فرمایا۔ سکول کالج اور ہوسٹل کا اجراء فرمایا۔ نہ صرف اپنے بچوں بلکہ اپنے عزیزوں اور جماعت کے ممبران کو اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون ممالک میں بھجوایا اور بیرون ممالک میں حصول تعلیم کے مشورے دیئے۔ الغرض تعلیم کی اہمیت کو روشناس بھی کروایا۔ اور اس کے حصول کی راہیں بھی کھولیں اور جماعت کے لوگوں کو تعلیم حاصل کرنے کی پر زور ہدایات دیں۔ آپ کی خواہش تھی کہ کوئی احمدی مرد و زن ایسا نہ ہو جسے لکھنا پڑھنا نہ آتا ہو۔ آج خدا کا فضل ہے جماعت میں تحصیل علم کا جذبہ نمایاں ہے۔

اس مضمون میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے حصول علم کے بارہ میں چند ارشادات اور عملی اقدامات کی چند جھلکیاں پیش ہیں۔

آغاز امامت سے تعلیم کی طرف توجہ

1914ء میں حضرت صاحب جماعت احمدیہ کے دوسرے امام منتخب ہوئے۔ آغاز سے ہی جہاں آپ نے دیگر شعبوں میں نئی سکیموں کا اجراء کیا وہاں تعلیمی منصوبہ کی طرف بھی خصوصی توجہ دی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا

"ایسا ہونا چاہئے کہ جماعت کا کوئی فرد عورت ہو یا مرد باقی نہ رہے جو لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو۔"

(سوانح (امام الثانی) جلد دوم ص 23)

تعلیمی ترقی کے بارہ میں آپ برکات ("امامت") میں فرماتے ہیں کہ

"ایک اور امر جس کی طرف میں آپ لوگوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ جماعت کی تعلیمی ترقی کے لئے میں نے تجویز کی ہے کہ ہر جگہ پرائمری سکول کھولے جائیں۔ چنانچہ میں نے کام شروع کروا دیا ہے اور اس وقت تک دس کے قریب سکول کھل چکے ہیں..... پس سکولوں کے کھلوانے کی کوشش کرو۔"

(بحوالہ سوانح (امام الثانی) جلد دوم ص 58، 59)

بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوانے کے بارہ میں حضرت صاحب فرماتے ہیں:۔

"جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے وہ اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلائیں۔ اور وہ لوگ جنہیں استطاعت نہیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ سب مل کر اپنے گاؤں کے کم از کم ایک اچھے اور ہونہار طالب علم کو اعلیٰ تعلیم دلائیں اور پھر وہ طالب علم جب برسرِکار ہو تو آگے کسی اور طالب علم کی پڑھائی کا بوجھ اٹھائے اس طرح وہ طالب علم دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائے گا۔ اور دوسرے طالب علموں میں بھی تعلیم کا شوق پیدا ہو گا۔ ترقی کرنے والی قوم کے لئے ایک نہایت اہم سوال ہوتا ہے کہ اس کے جوان زیادہ سے زیادہ تعلیم یافتہ ہوں۔ کیونکہ تعلیم یافتہ آدمی بات کی تہہ تک جلدی پہنچ جاتا ہے۔ اور جس پیشے کو وہ اختیار کرتا ہے اس میں بہت جلد مہارت حاصل کر لیتا ہے۔ اور ہر وقت یہ بات اس کے مدنظر رہتی ہے۔ کہ میں قوم کا ایک مفید جزو بنوں۔ اس لئے ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہماری جماعت کے نوجوان اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوں۔"

(روزنامہ الفضل 13۔ اکتوبر 1960ء)

احمدیہ ہوسٹل لاہور کا قیام

منصب امامت سنبھالنے کے اگلے ہی سال یعنی 1915ء میں حضرت صاحب نے لاہور میں احمدیہ ہوسٹل جاری فرمایا۔ اس ہوسٹل کے قیام کی وجہ سے احمدی طالب علموں پر دور رس نتائج مرتب ہوئے احمدیہ ہوسٹل کے قیام کے بارہ میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع اپنی کتاب سوانح فضل عمر میں رقمطراز ہیں:۔

"احمدیہ ہوسٹل کے قیام کی بڑی غرض یہ تھی کہ احمدی نوجوانوں کو مغربی تعلیم کے بداثرات سے محفوظ رکھا جائے اور ان کی ذہنی نشوونما ایک ایسے ماحول میں ہو جس پر احمدیت کا رنگ غالب ہو۔ یہ مقصد بفضلہ تعالیٰ اس ہوسٹل کے قیام سے بدرجہ اتم پورا ہوا اور جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کو ایک ایسا پاکیزہ ماحول میسر آگیا جس میں رہ کر نئی تعلیم کے بداثرات سے محفوظ رہتے ہوئے وہ مغربی علوم کو (دین حق) کی تائید میں پیش کرنے کے قابل ہو گئے۔ غرضیکہ جدید علوم کے وہ ہتھیار جو عیسائی دنیا کی طرف سے اسلام کے خلاف استعمال کئے جا رہے تھے احمدی نوجوانوں کے ہاتھوں میں نہایت موثر رنگ میں دین حق کی تائید میں استعمال ہونے لگے۔

اس دور کے احمدی نوجوانوں کی اعلیٰ تربیت کے اسباب میں سب سے بڑا سبب یہ امر ثابت ہوا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نوجوان طلبہ سے براہ راست تعلق رکھتے۔ ان کی تربیت فرماتے۔ نئی تعلیم کی طرف سے پیدا ہونے والے اعتراضات کے تسلی بخش جواب ان کو سمجھاتے اور وہ طریق سکھاتے جس سے یہی اعتراضات بڑے موثر رنگ میں دشمنان دین حق کے خلاف استعمال کئے جا سکتے تھے۔ طلباء بے تکلف حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے اور نئے علوم اور فلسفوں سے پیدا ہونے والی الجھنوں کا ذکر کر کے راہنمائی کے طالب ہوتے۔

حضرت صاحب جب لاہور تشریف لے جایا کرتے تو اکثر احمدیہ ہوسٹل میں قیام فرماتے۔ جہاں مغرب کی عبادت کے بعد کمرہ عبادت میں ہی مجلس علم و عرفان قائم ہوتی۔ ان مجالس میں احمدی طلباء بسا اوقات اپنے غیر از جماعت دوستوں اور اساتذہ کو بھی لے کر آتے جن میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی فراست اور تبحر علمی کا پہلے سے ہی شہرہ تھا اور چاہتے تھے کہ کوئی ملاقات کا موقع میسر آجائے ہر مذہب اور مکتبۂ فکر کے دانشور طلبا اور اساتذہ ایسے موقعوں پر بڑے دلچسپ سوال کرتے جن کے جوابات سائلین کے علاوہ احمدی نوجوانوں کے لئے علمی تربیت کا نہایت عمدہ ذریعہ ثابت ہوتے۔

اس ہوسٹل کی حسن تربیت سے ایسے ایسے سعید و رشید نوجوان تیار ہوئے جنہوں نے بتوفیق الٰہی عمر بھر سلسلہ حقہ کی گراں قدر خدمات انجام دیں۔"

(سوانح (امام الثانی) جلد دوم ص 69، 70)

نظارت تعلیم کا قیام

تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دینے کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ایک اہم اقدام یہ کیا کہ جب نظارتوں کا باقاعدہ نظام آپ نے صدر انجمن میں جاری فرمایا تو ایک نظارت تعلیم مقرر فرمائی۔ اس اقدام کے دور رس نتائج جماعت احمدیہ کی تعلیمی ترقی میں مرتب ہوئے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اپنی کتاب سوانح (امام الثانی) میں نظارت تعلیم کے قیام کے بارہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"نظارت تعلیم ایک ایسی نظارت تھی جس کے کام کا ایک حصہ پہلے ہی صدر انجمن احمدیہ کے سپرد تھا اور تعلیم الاسلام ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ کا انتظام پہلے سے ہی صدر انجمن احمدیہ کے زیر نگرانی تھا۔ آپ نے صدر انجمن احمدیہ کی اس علیحدہ حیثیت کو برقرار رکھا اور نئی نظارت تعلیم کے سپرد حسب ذیل نئے کام کئے۔

آپ نے فرمایا:۔

اس صیغہ کے ذمہ یہ کام ہو گا کہ جماعت کے لڑکوں کی فہرستیں تیار کرائے اور معلوم کرے کہ مثلاً زید کے تین لڑکے ہیں ان کی تعلیم کا کوئی انتظام ہے یا نہیں اور وہ دینی تعلیم بھی حاصل کر رہے ہیں یا نہیں۔ اگر معلوم ہو کہ نہیں تو اسے لکھا اور سمجھایا جائے کہ اپنے بچوں کی تعلیم کا انتظام کرے۔

ایسے لوگ خواہ کہیں رہتے ہوں ان کے بچوں کی تعلیم و تربیت کی نگرانی یہ صیغہ کرے گا اور ممکن سہولتیں مہیا کرنا اس کا فرض ہو گا اس طرح تمام جماعت کے بچوں پر اس صیغہ نگرانی ہو گی۔ پھر جو شخص فوت ہو جائے گا اس کی اولاد کے متعلق یہ دیکھا جائے گا کہ اس کی تعلیم و تربیت کا کیا انتظام ہے۔ اس کے رشتہ داروں نے کچھ کیا ہے یا نہیں۔ اگر کیا ہے تو وہ تسلی بخش ہے یا نہیں اور کس قدر امداد دینے کی ضرورت ہے۔"

(سوانح (امام الثانی) جلد دوم ص 132)

خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری

نوجوانوں کو تعلیم کے نور سے منور کرنے کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے خدام الاحمدیہ کو بھی خصوصی ہدایات اور ارشادات سے نوازا اور خدام الاحمدیہ تنظیم کی ذمہ داری بھی ٹھہرائی کہ وہ تعلیم کو نوجوانوں میں عام کرے۔ خدام الاحمدیہ کے شعبہ جات کا جب قیام عمل میں آیا تو اس میں ایک شعبہ تعلیم بھی آپ نے رکھا تا کہ اس شعبہ کی طرف باقاعدہ لائحہ عمل کے تحت توجہ باقاعدگی سے دی جا سکے۔ خدام الاحمدیہ کے پروگرام میں آپ نے تعلیم کو شامل کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خدام الاحمدیہ کے پروگرام میں یہ بات بھی شامل ہونی چاہئے کہ خدام کی پڑھائی کا خیال رکھا جائے۔ اور اس بات کی نگرانی کی جائے کہ کون کون خادم سٹڈی کے وقت گلیوں میں پھرتا ہے۔ اس بات کی نگرانی کے لئے کچھ خادم ہر روز مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ ان کو جہاں کوئی خادم بازار میں پھرتا ہوا مل جائے۔ اسے پوچھیں کہ تمہارا اسٹڈی کا وقت ہے۔ اور تم بازار میں کیوں پھر رہے ہو۔ اس بات کی نگرانی کی جائے تو ایک تو طالب علموں میں آوارہ گردی کی عادت نہ رہے گی اور دوسرے وہ پڑھائی میں زیادہ دلچسپی لیں گے۔"

(مشعل راہ ص 513)

خدام الاحمدیہ کے قیام کے اگلے سال 1939ء میں خدام الاحمدیہ کو مختلف باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک بات تعلیم کے بارہ میں فرمائی۔ آپ نے فرمایا:۔

"نویں بات جس کی طرف میں خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں وہ علم کا عام کرنا ہے۔ میں پہلے ان کو توجہ دلا چکا ہوں ان کا فرض ہے کہ علم سیکھیں لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ کسی شخص کا نیکی حاصل کرنا اسے بچا نہیں سکتا جب تک اس کے اردگرد بھی نیکی نہ ہو۔ آپ اپنے بچے کو کتنا سچ بولنے کی عادت کیوں نہ ڈالیں وہ کبھی سچا نہیں ہو سکتا جب تک اس کے محلّہ میں دوسرے بچے جھوٹ بولتے ہیں۔ پس ان کا اپنا علم حاصل کر لینا کام نہیں آ سکتا۔ جب تک کہ دوسروں میں تعلیم کی اشاعت نہ کریں...... کوشش کریں کہ سال دو سال کے عرصہ میں کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو پڑھا ہوا نہ ہو۔ خواہ احمدی عورت ہو یا مرد، بچہ ہو یا بوڑھا۔ سب پڑھے ہوئے ہونے چاہئیں۔"

(مشعل راہ ص 193)

خدام الاحمدیہ کو تعلیم عام کرنے کی کوشش کرنے کے بارہ میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"میں چاہتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ جہاں تک ہو سکے تعلیم کو عام کرنے کی کوشش کریں۔ یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری نہیں کہ مدرسے ہی جاری کئے جائیں۔ بلکہ خدام الاحمدیہ ایسا کریں تو میرے نزدیک یہ طول عمل ہو گا۔ میرا مطلب تعلیم کو عام کرنے سے یہ ہے کہ خدام الاحمدیہ نوجوانوں اور بچوں کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھیں۔ جو بچے تعلیم کے قابل ہیں ان کو تعلیم میں لگایا جائے۔ اور نوجوانوں کے اندر دینی تعلیم کا شوق پیدا کیا جائے۔ اور وعظ و نصیحت کو کام میں لاتے ہوئے لوگوں کے اندر تعلیم سے دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔"

(مشعل راہ ص 509)

نوجوانوں کو تعلیمی ڈگریوں کے حصول اور ہنر سیکھنے کے بارہ میں آپ نے فرمایا:۔

"پس ایک تو نوجوانوں کو تعلیمی ڈگریوں کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور دوسرے انہیں کوئی نہ کوئی ہنر سیکھنا چاہئے۔"

(روزنامہ الفضل یکم اگست 1962ء)

دینی علوم بھی سیکھیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے جہاں ظاہری اور دنیاوی علوم سیکھنے کی طرف نہ صرف نوجوانوں کو توجہ دلائی بلکہ والدین کو بھی ذمہ دار ٹھہرایا کہ وہ اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائیں اس کے ساتھ ساتھ آپ نے دینی علوم سیکھنے کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"تم ظاہری علوم بھی پڑھو مگر ان کے ساتھ دین کا علم بھی ضرور سیکھو اور اس قدر سیکھو کہ خدا کی طرف سے باتیں سمجھنے کی اہلیت تم میں پیدا ہو جائے۔"

(انوار العلوم جلد 5 ص 446)

ANAM
MONEY CHANGERS
A DEPENDABLE CENTRE TO
BUY & SELL ALL FOREIGN CURRENCIES
AUTHORISED BY
STATE BANK OF PAKISTAN
☎ 051-812145 FAX: 272110

اعلیٰ کوالٹی کپڑے اور بہترین سلائی کیلئے
سپر ٹیلرز اینڈ سپر فیبرکس
نمبر 1 بلاک 6-بی سپر مارکیٹ اسلام آباد 44000 پاکستان
فون : 051 - 818585 فیکس: 051-826934

HONDA
ڈیلر۔ سپیئر پارٹس
سوزوکی ۔ یاماہا
ہنڈا، کاواساکی ٹائر ٹیوب
ہر موٹر سائیکل کا سامان بازار سے بارعایت خریدیں۔ مرمت کی سہولت بھی موجود ہے۔
ایم کاشف آٹوز ایجنسیز ملتان
بالمقابل علمدار کالج حسین آگاہی روڈ
فون دفتر 545971 - 546497
فیکس 92-061-520882

THE NAME IN SPORTS WORLD
WORLD STAR
alpas
MANUFACTURERS, IMPORTERS & EXPORTERS
All kinds of Balls, Gloves, Sports Wear, Including Leisure Suits

HEAD OFFICE
Alpas Group of Companies
P. O. Box 1832
Sialkot, Pakistan
Tel: 0432-263795-7
Contact Person:
Khalid Mehmood Malik

BRANCH OFFICE
Alpas GMBH
Assenheimer STR-51
61194 NT-BONSTADT,
GERMANY.
Tel: 06034-8521-2
FAX: 06034-8925-8532
Contact Person:-
Akthar Mehmood Malik

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبیب الرحمان زیروی

حضرت امام جماعت الثانی کے جاری کردہ تعلیمی ادارے

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو اللہ تعالیٰ نے 1886ء کی پیشگوئی کے بموجب سخت ذہین و فہیم بنایا تھا اور آپ کو علوم ظاہر و باطنی سے پر کیا تھا۔ علوم و ظاہری و باطنی سے پر کئے جانے میں یہ اشارہ مضمر تھا کہ علوم ظاہری و باطنی آپ میں سے پھوٹ پھوٹ کر نکلیں گے یعنی آپ دنیا میں علم و معرفت کے اپنے چشمے جاری کریں گے۔ جن سے قومیں سیراب ہوں گی اور ان میں ایسے لوگ بکثرت پیدا ہوں گے جو آپ سے اکتساب فیض کے نتیجہ میں علم و معرفت میں ایسا کمال حاصل کریں گے کہ کوئی ان کا مقابلہ نہ کر سکے گا۔

سو یہ ایک حقیقت ہے جس سے کسی کو مجال انکار نہیں کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ذات گرامی سے مختلف رنگوں میں علم و معرفت کے چشمے اس شان سے پھوٹے کہ قوموں کی قومیں سیراب ہو ہو کر اپنی علمی پیاس بجھاتی چلی گئیں دینی علوم کے چشمے بھی آپ نے جاری فرمائے اور دنیوی علوم کے چشمے پھوٹ نکلنے کا موجب بھی آپ ہی کی ذات گرامی ثابت ہوئی یہ چشمہ ہائے علوم آپ نے اپنی لاجواب تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ ہی جاری نہیں کئے بلکہ متعدد گرانقدر تعلیمی ادارے قائم کر کے آپ نے آئندہ نسلوں کو بھی ان علوم سے مالا مال کرنے کا مستقل اور دائمی انتظام کر دکھایا۔ آپ نے اس ضمن میں جو تعلیمی ادارے قائم کئے اور انہیں ترقی دینے کے ضمن میں جماعت کی جس طرح رہنمائی فرمائی اس کی کچھ تفصیل سطور ذیل میں پیش کی جارہی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے زیر نگرانی جو تعلیمی ادارے قائم ہوئے ان کی ایک فہرست یہ ہے۔

جامعہ احمدیہ ربوہ، تعلیم الاسلام کالج ربوہ، تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ، نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ، جامعہ نصرت ربوہ، نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ، فضل عمر ماڈل سکول ربوہ، تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں، تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں، تعلیم الاسلام سیکنڈری سکول کراچی، احمدیہ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ، تعلیم الاسلام پرائمری سکول احمد نگر (دیناج پور) بنگلہ دیش، تعلیم الاسلام مڈل سکول کھاریاں، تعلیم الاسلام ہائی سکول شادیوال، تعلیم الاسلام پرائمری سکول چوکنا والی، تعلیم الاسلام مڈل سکول سندھ، مدرسۃ البنات کنری، سندھ، تعلیم الاسلام،

انٹرمیڈیٹ کالج کلر کہار (ضلع جہلم) ان کے علاوہ بھی بعض اور دیہی مقامات پر متعدد پرائمری سکول قائم ہوئے۔

اندرون پاکستان تعلیمی اداروں کے علاوہ بیرون پاکستان بھی تعلیمی ادارے سکول اور کالجز قائم کئے گئے۔ ان کی کسی قدر تفصیل ذیل میں درج ہے۔

ملک	تعداد تعلیمی ادارہ جات
ٹرینیڈاڈ	1
برٹش گی آنا	1
نائیجیریا (مغربی افریقہ)	11
فلسطین	1
غانا (مغربی افریقہ)	20
سیرالیون	19
کینیا (مشرقی افریقہ)	1
یوگنڈا	2
ماریشس	1
جزائر فجی	1
انڈونیشیا	1
میزان	59

یہ ادارے تعلیمی و تربیتی لحاظ سے دین اور انسانیت کی گرانقدر خدمات کر رہے ہیں۔ اس کا ایک ثبوت وہ احساس تشکر ہے جو ان افریقی احباب میں پایا جاتا ہے جو ان داروں سے فیض یاب ہو کر نکلنے والوں کی عظیم الشان قومی خدمات پر انگشت بدنداں ہیں۔

احمدیہ ہوسٹل لاہور کا قیام

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی نگاہیں نونہالان جماعت کی ابتدائی تعلیمی و تربیتی ضرورتوں تک بھی جا پہنچیں۔ قادیان میں ان دنوں کوئی کالج نہیں تھا۔ اس وجہ سے یونیورسٹی کی تعلیم کے لئے جماعت کے نوجوانوں کو لاہور یا دوسرے شہروں کے کالجوں میں داخل ہونا پڑتا تھا۔ یہ صورت حال تربیتی نقطہ نگاہ سے بڑی خطرناک تھی۔ کیونکہ جماعتی ماحول سے نکل کر دنیا کے زہر آلود مادی ماحول میں داخل ہو جانا خام طبیعتوں پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ حضرت صاحب نے جماعت کی نئی پود کو اس خطرہ سے محفوظ کر دینے کے لئے تجویز فرمایا کہ لاہور میں احمدی نوجوانوں کے لئے ایک ہوسٹل قائم کیا جائے۔ جہاں جماعت کے نوجوان طلبہ جماعت کے تربیتی نظام کے ماتحت رہیں۔ یہ ہوسٹل 1915ء کے آخر میں جاری ہوا۔ اس کے پہلے سپرنٹنڈنٹ مکرم بابو عبدالحمید صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ لاہور مقرر کئے گئے۔ اور درس و تدریس کا فرض حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ادا فرمانے لگے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا شروع شروع میں یہ دستور تھا کہ حضرت صاحب جب بھی لاہور تشریف لے جاتے تو احمدیہ ہوسٹل میں ہی قیام فرماتے۔ کہ طلباء میں دینی روح پیدا ہو۔ اور وہ احمدیت سے اخلاص میں ترقی کریں۔ اور یہ آپ کی اسی خاص توجہ کا نتیجہ تھا کہ احمدیہ ہوسٹل کے طلباء نہایت اخلاص و جوش رکھنے اور خدمات سلسلہ میں پورا حصہ لینے والے تھے۔ چنانچہ بیت الفضل لندن کی تحریک پر صرف احمدیہ ہوسٹل کا چندہ دو ہزار کے قریب تھا۔ امتحان کے دنوں میں بھی طلباء دعوت الی اللہ کے جوش میں سائیکلوں پر سوار تمام شہر میں اشتہار بانٹتے پھرتے۔ ایک دفعہ حضرت صاحب امتحان کے دنوں میں لاہور تشریف فرما ہوئے۔ تو لڑکوں نے امتحان کا کام چھوڑ دیا۔ مگر خدا کے فضل سے پھر بھی ان کے نتائج بہت عمدہ رہے۔ اسی طرح جب 1917ء میں غیر از جماعت نے قادیان میں پہلا جلسہ منعقد کیا تو احمدیہ ہوسٹل کے طلباء بھی قادیان پہنچ گئے۔ وہ بھی امتحان کے دن تھے لیکن بفضلہ تعالیٰ سب کے سب پاس ہو گئے تھے۔

حضرت صاجزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے اپریل 1927ء میں جبکہ آپ ناظر تعلیم و تربیت تھے۔ احمدیہ ہوسٹل کے مفصل قواعد و ضوابط مرتب فرمائے۔ کل چالیس قواعد تھے جن میں سے چند یہ تھے (1) کسی بورڈر کے پاس رات کو کوئی مہمان نہیں ٹھہر سکے گا (2) ہر بورڈر دینی تعلیمات کا پابند ہو گا۔ اور سپرنٹنڈنٹ کے احکام کی اطاعت کرے گا (3) پانچوں عبادات ادا کرنی ہوں گی۔ اور بابرکت مہینہ کے روزے رکھنے ہوں گے (4) سگریٹ نوشی ممنوع ہو گی (5) ہوسٹل کے ملازمین سے طلباء قرضہ نہیں لے سکیں گے وغیرہ وغیرہ۔

احمدیہ ہوسٹل میں مدت تک "احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ" کے نام سے ایک مجلس قائم رہی۔ جس کے روح رواں جناب ملک عبدالرحمان صاحب خادم تھے اس مجلس نے یوم دعوت الی اللہ اور دوسرے موقعوں پر کئی پمفلٹ شائع کئے ایک پمفلٹ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے بھی تحریر فرما کر اسی انجمن کو چھاپنے کے لئے عنایت فرمایا۔

جامعہ احمدیہ (عربی کالج) کا قیام

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو شروع امامت سے یہ خیال تھا کہ جماعت احمدیہ کی عالمگیر ضروریات کے لئے مدرسہ احمدیہ کو ترقی دے کر اسے ایک عربی کالج تک پہنچانا ضروری ہے اس مقصد کی تکمیل کے لئے آپ نے 1919ء میں پہلا یہ قدم اٹھایا کہ حضرت صاجزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب، حضرت میر محمد اسحاق صاحب، حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب، حضرت عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے، حضرت مولوی محمد دین صاحب، ماسٹر نواب دین صاحب اور شیخ عبدالرحمان صاحب مصری پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر فرمائی جس نے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد ایک سکیم تیار کی۔

جامعہ احمدیہ کے انتظام کا فیصلہ

حضرت صاحب نے اس سکیم کے مطابق 1924ء میں صدر انجمن احمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ وہ مدرسہ کو کالج تک ترقی دینے کے لئے عملی اقدام کرے۔ چنانچہ کئی مراحل طے ہونے کے بعد صدر انجمن احمدیہ نے 15۔اپریل 1928ء کو جامعہ احمدیہ کے نام سے ایک مستقل ادارہ کے قیام کا فیصلہ کر دیا جس کے مطابق مدرسہ احمدیہ کی مولوی فاضل کلاس اس عربی کالج کی پہلی دو جماعتیں قرار دے دی گئی۔ اور جماعت مربیان (جس کے واحد انچارج یا پروفیسر حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب ہی تھے) دو جماعتوں میں تقسیم کر کے جامعہ کے ساتھ ملحق کر دی گئی اس طرح ابتداء میں جامعہ احمدیہ کی چار جماعتیں کھولی گئیں درجہ اولیٰ و درجہ ثانیہ (مدرسہ احمدیہ کی مولوی فاضل کلاس) اور درجہ ثالثہ و رابعہ (جماعت مربیان)

نئی درسگاہ کی عمارت کے لئے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے احاطہ کی وہ کوٹھی مخصوص کی گئی۔ جو گیسٹ ہاؤس کے طور پر بھی استعمال ہوتی تھی۔

جامعہ احمدیہ کا دور ثانی

حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کے بعد مئی 1939ء میں حضرت صاجزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے پرنسپل مقرر ہوئے اور جامعہ کا دوسرا دور شروع ہوا۔ آپ کے زمانہ میں بھی امتحان مولوی فاضل کے نتائج بہت اچھے رہے مگر لوگوں کے اس عام رجحان کی وجہ سے کہ دینی تعلیم پر دنیاوی تعلیم کو فوقیت حاصل ہے مربیان کلاس میں داخل ہونے والے طلباء کی تعداد میں کمی آ گئی۔ آپ کے دور میں جامعہ کے اندرونی نظام میں بعض اصلاحات بھی ہوئیں مثلاً تقریروں کی مشق کے لئے ایک مجلس طلباء بنائی گئی۔ لائبریری جامعہ احمدیہ کی کتابیں از سر نو مرتب کر کے دو حصوں میں تقسیم کی گئیں۔ ایک حصہ میں نصاب کی کتابیں اور دوسرے میں کتب سلسلہ کے لئے دوسرا علمی اور ادبی لٹریچر رکھا گیا۔ اس کے علاوہ دار الاقامہ میں بھی ایک لائبریری قائم ہوئی۔

جامعہ احمدیہ کے دور ثالث کا آغاز

صاجزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مئی 1944ء میں تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے اور 24 مئی 1944ء کو مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری نے جامعہ احمدیہ کا چارج سنبھال لیا۔ اس طرح جامعہ احمدیہ کی زندگی کے تیسرے دور کا آغاز ہوا۔ جامعۃ المبشرین اور جامعہ احمدیہ کے الحاق کے بعد مکرم میر داؤد احمد صاحب بی۔ایس۔سی شاہد جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مقرر ہوئے، جنہوں نے اپنے حسن انتظام سے اور لائق پروفیسروں کے تعاون سے جامعہ احمدیہ میں ایک نئی روح پھونک دی۔

29 مارچ 1960ء کو جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے قادیان کے مقامات مقدسہ کی ایک اینٹ اپنے ہاتھ میں لے کر اس پر دیر تک دعا کی۔

احمدیہ یونیورسٹی کی داغ بیل

مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے نے مجلس مشاورت 1930ء کے موقعہ پر پہلی بار یہ تحریک کی کہ ہمارے سلسلہ کو قائم ہوئے نصف صدی ہونے کو ہے اور ہمارے مدارس بھی 35 سال سے قائم ہیں مگر ابھی تک ہم نے یونیورسٹی کی شکل پورے طور پر اختیار نہیں کی۔ حالانکہ ایک بڑھتی ہوئی قوم کی ترقی کو صحیح لائنوں پر چلانے کے لئے ایک مستقل اور مکمل یونیورسٹی کا قائم ہونا ضروری ہے۔ ہمارے زمانے کے حالات اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذائقہ بناسپتی

خالص جیسے ماں کا پیار

معیاری اور عمدہ
اشیاء صرف کیلئے تشریف لائیں

دوکان : 0571-2924
رہائش : 0571-2048
2673

عبدالرؤف کمشن شاپ

تحصیل روڈ غلہ منڈی گوجر خان

اعلیٰ کوالٹی میں • واشنگ مشین و سٹین لیس سٹیل
کے معیاری برتن خریدنے کیلئے خدمت کا موقع دیں

نگینہ برتن سٹور المعروف

چوہدری سراجدین اینڈ سنز

چوک جتوئمان چنیوٹ

دوکان : 0466-332870

رنگ • روغن • اینٹ • سریا • گارڈر • بالے
ٹی آر • سیمنٹ • ریت • بجری بازار سے
خصوصی رعائتی قیمت پر دستیاب ہیں

طارق بلڈنگ میٹریل

پروپرائیٹرز :- چوہدری سراجدین
احسن محمود

اقصیٰ چوک
ربوہ

دوکان : 04524-211947

SUZUKI // سوزوکی

ڈیلرز، سوزوکی موٹر سائیکل، ہنڈا کے جینوئن جاپانی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں، مرمت کی سہولت بھی ہے

منیر آٹوز حسین آگاہی روڈ بالمقابل علمدار کالج ملتان نصیر آٹوز

فون : 540960 - 546497 ★

فیکس
92-061-520882

ہر قسم کی جاپانی گاڑیوں کے پمپ آٹو مائزر کے ماہر، فیول انجکشن ایکسپرٹ

سعید ڈیزل لیبارٹری

وہاڑی چوک جنرل بس سٹینڈ۔ ملتان پروپرائیٹر : سعید خاں المانی

THE NAME IN THE GAME

MANUFACTURER AND EXPORTER
OF SPORTS GOODS AND SPORTS WEARS

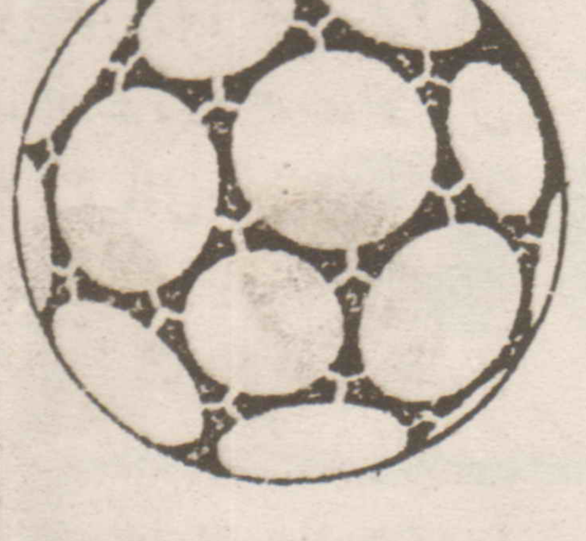

LEABROS INDUSTRIES

WAZIRABAD ROAD, ISMAIL ABAD, SIALKOT PAKISTAN.

TEL: (0432) 260323, 260314, 262292, 262293 FAX: (0432) 262239

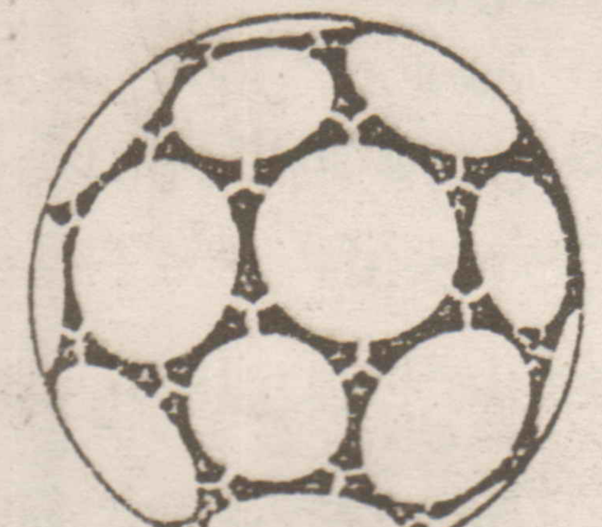

LEABROS SPORTARTIKEL GMBH

NASEER MEHMOOD MALIK

INDUSTRIE STR-31

63674 ALTENSTADT / HESSEN·GERMANY

TEL: (06047) (6058-59) FAX: (06047) (1258)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرعت سے بدل رہے ہیں کہ میرے نزدیک اب وقت آگیا ہے کہ ہم احمدیہ یونیورسٹی کی شکل کو ایک چھوٹے پیمانے پر قواعد و ضوابط کے ساتھ قائم کر کے محفوظ کریں۔

اس کے ساتھ ہی انہوں نے ایک مفصل سکیم بھی پیش کی۔ جس پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ایک سب کمیٹی مقرر فرمائی جس کے ممبر حسب ذیل تھے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب، حضرت میر محمد اسحاق صاحب، قاضی محمد اسلم صاحب، چوہدری اسد اللہ خان صاحب، منشی برکت علی صاحب لائق لدھیانوی، ملک غلام رسول صاحب شوق، چوہدری فضل احمد صاحب، مولوی محمد دین صاحب، مرزا عبدالحق صاحب، چوہدری غلام حسین صاحب، چوہدری محمد شریف صاحب وکیل، شیخ عبدالرحمان صاحب مصری۔

رپورٹ سب کمیٹی (شوریٰ) کی سفارشات کے ساتھ 1940ء کی مجلس مشاورت میں پیش ہوئی تو حضرت صاحب نے مشاورت کی بحث سننے کے بعد فرمایا:۔

"یہ زیادہ مناسب ہو گا کہ ہم ایک ایسے بورڈ کے قیام پر غور کریں۔ جس کا کام امتحانات کی نگرانی تعلیمی ضرورتوں کا خیال رکھنا اور نصاب مقرر کرنا اور نصاب کے لئے اگر کسی موضوع پر کوئی موزوں کتاب موجود نہ ہو تو وہ لکھوانا ہو تا یہ ٹیکنیکل کام ناظر کے ہاتھ سے نکل کر ایسے لوگوں کے ہاتھ میں چلا جائے جو تعلیمی لحاظ سے زیادہ ماہر ہوں۔"

چنانچہ اس ہدایت کے مطابق حضرت صاحب کی خدمت میں تفصیلی قواعد پیش کئے گئے اور بالآخر آپ کی منظوری سے 1942ء میں اس تعلیمی بورڈ کا قیام عمل میں آیا۔ جس کا نام مجلس تعلیم رکھا گیا۔ اس طرح احمدیہ یونیورسٹی کے ابتدائی نظام کی داغ بیل مجلس تعلیم کی صورت میں قائم کر دی گئی۔

دارالصناعت احمدی نوجوانوں میں صنعت و حرفت کا شوق پیدا کرنے کے لئے (محلہ دارالبرکات قادیان میں) دارالصناعت قائم کیا گیا جس کا افتتاح حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے 2 مارچ 1935ء کو فرمایا۔ اس موقعہ پر حضرت صاحب نے رندہ لے کر خود اپنے دست مبارک سے لکڑی صاف کی۔ اور آری سے اس کے دو ٹکڑے کر کے عملاً بتا دیا کہ اپنے ہاتھوں سے کوئی کام کرنا ذلت نہیں بلکہ عزت کا موجب ہے۔

دارالصناعت میں طلبہ کی تعلیم و تربیت اور رہائش کا انتظام تحریک جدید کے ذمہ تھا۔ ابتدائی مسائل اور عقائد کی زبانی تعلیم بھی دی جاتی تھی۔ اس کے تین شعبے (نجاری، آہنگری، اور چرمی) تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے بابو اکبر علی صاحب کو (جو محکمہ ریلوے انسپکٹر آف ورکس کی اسامی سے ریٹائر ہو کر آئے تھے) آنریری طور پر صنعتی کاموں کا نگران مقرر فرمایا یہ صنعتی ادارہ 1947ء تک بڑی کامیابی سے چلتا رہا۔

قادیان کے ناخواندگان کو تعلیم دینے کی سکیم

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو اللہ تعالیٰ نے علوم ظاہری و باطنی سے وافر حصہ عطا فرمایا تھا آپ کے دل میں ہمیشہ یہ تڑپ رہی کہ جماعت کا معیار تعلیم بلند سے بلند تر ہو۔

حضرت امام جماعت الثانی نے مورخہ 21۔ اپریل 1939ء کو خطبہ میں خدام الاحمدیہ کو ذمہ دار ٹھہرایا کہ وہ قادیان کے ناخواندہ افراد کو لکھنا پڑھنا سکھائیں یہ معرکتہ الارا خطبہ 29۔ اپریل 1939ء کے الفضل میں شائع ہوا۔ علمی میدان میں ترقی کے لئے خواندگی کی جو اہمیت آج سے نصف صدی قبل تھی آج بھی وہی ہے بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔

حضرت صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں مجلس نے فوری طور پر فہرستیں تیار کیں۔ اور انہیں حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اس بارہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنے خطبہ 28۔ اپریل میں ارشاد فرمایا:۔

"میں نے گزشتہ ہفتہ میں قادیان کی تعلیم کا کام خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا تھا اور میں نے انہیں نصیحت کی تھی کہ وہ اس کام کو اپنے سے باہر جو تجربہ کار لوگ ہیں ان کی مدد سے شروع کر دیں اور تین دن کے اندر اندر لسٹ بنا کر میرے سامنے پیش کر دیں۔ چنانچہ اس کے مطابق خدام الاحمدیہ نے تین دن کے اندر اندر لسٹ بنا کر میرے سامنے پیش کر دی جس کے دوسرے دن بلا کر میں نے ان سے بھی اور میر محمد اسحاق صاحب اور مولوی ابوالعطاء صاحب سے بھی مشورہ کر کے ایک سکیم تجویز کر دی۔ وہ سکیم یہ تجویز ہوئی ہے کہ ہر احمدی مرد جو دس سال سے اوپر ہے اسے ایک تو (کلام الہیٰ) پڑھنا آتا ہو۔ دوسرے (عبادت با ترجمہ آتی ہو۔ تیسرے وہ اردو پڑھ سکتا ہو اور چوتھے سو تک کے ہندسے اسے آتے ہوں۔ غور کرنے کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ تین مہینہ میں یہ کورس ختم نہیں ہو گا اس لئے تین ماہ کی بجائے چھ مہینے تجویز کئے گئے اور ساتھ ہی چار امتحان بھی تجویز کئے گئے۔"

اسی خطبہ میں حضرت صاحب نے دارالصحت کے ناخواندہ احباب کی طرف خصوصی توجہ کا ارشاد فرمایا (دارالصحت قادیان کے نو مسلم خاکروبوں کا محلہ تھا)

حضرت صاحب کے ارشادات پر فوری اور ہنگامی طور پر عمل کیا گیا۔ 21۔ اپریل کو حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی، مکرم مولوی قمر الدین صاحب حافظ محمد رمضان صاحب نے اپنی تقاریر میں ناخواندہ احباب کو تعلیم حاصل کرنے شوق دلایا۔

یکم مئی سے مجلس مرکزیہ نے ناخواندگان کو پڑھانے کے لئے حسب ذیل اساتذہ کا تقرر کیا۔

محلہ دارالعلوم — حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب
محلہ دارالبرکات — خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ
محلہ ریتی چھلہ — حضرت مولانا شیر علی صاحب
محلہ دارالصنعت — ملک مولا بخش صاحب
محلہ قادر آباد — حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب
محلہ احمد آباد — حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر
محلہ دارالصحت — مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب
محلہ ناصر آباد — مکرم مولوی محمد شاہزادہ صاحب
حلقہ (بیت) الفضل — مکرم مولوی عبدالاحد صاحب

مجلس نے کن مشکلات کے باوجود اپنے پیارے آقا کے ارشاد کی تعمیل کی، اس کی کسی قدر تفصیل مورخ احمدیت مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے قلم سے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

"حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے 1939ء کے شروع میں مجلس خدام الاحمدیہ کو ناخواندگان کا شمار کرنے اور ان کی تعلیم کا انتظام کرنے کا حکم دیا چنانچہ مجلس نے دو دو تین تین افراد کی جماعتیں بنا کر حسب لیاقت مختلف اوقات میں کلاسز ترتیب دیں۔ مجلس کو شروع شروع میں معلمین کے حصول میں بہت دقتیں پیش آئیں۔ اور جب معلمین مل جاتے تو اکثر معلمین عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے پڑھنے سے احتراز کرتے اور پڑھانے والوں کو متعلمین کے کھیتوں اور ان کے کام کی جگہوں پر پہنچ کر پڑھانا ہوتا۔ ناداروں کے لئے قاعدے، تختیاں، قلمیں اور دواتیں تک مہیا کی گئیں۔ محلہ دارالصحت قادیان کے ان پڑھوں کے لئے اعزازی اور رضاکار استادوں کے علاوہ باتنخواہ معلم کا تقرر بھی کیا گیا۔ بعض ایسے متعلمین بھی تھے جو نہایت ذوق و شوق اور محنت کے ساتھ خود اساتذہ کے پاس پہنچ کر اسباق لیتے مگر پیرانہ سالی کے باعث وہ جلدی بھول جاتے اور دوسرے دن پھر وہی سبق پڑھانا پڑتا۔

قادیان کی مقامی مجالس کے علاوہ انبالہ، کیرنگ، برہمن بڑیہ، نواب شاہ سندھ، دہلی، لودھراں جمشید پور، عارف والا، ملتان، کریام اور جہلم میں بھی تعلیم ناخواندگان کا سلسلہ جاری کیا گیا جو دوسری مجالس تک آہستہ آہستہ ممتد ہوتا چلا گیا۔"

حضرت صدر محترم نے اس شعبہ کے لئے ایک علیحدہ مہتمم کا تقرر کیا اور خود مختلف اوقات میں روزانہ حلقہ ہائے تعلیم کا دورہ کر کے انفرادی طور پر اور جلسوں میں لوگوں کو تلقین کرتے اور تعلیمی نقائص کی طرف متوجہ کرتے رہے۔ مہتمم صاحبان بھی اسی طرح ملاقاتوں اور خطوط کے ذریعہ سست اور بے قاعدہ متعلمین کو توجہ دلاتے رہے۔ قادیان کو پہلے محلہ وار تقسیم کیا گیا اور پھر مزید توجہ کے لئے تین خلقوں میں تقسیم کیا گیا۔ گاہے گاہے امتحان بھی لئے گئے۔

سال اول و دوم کی رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ مظہر ہے کہ سال دوم کے آخر تک 269 احباب زیر تعلیم تھے جن میں سے 95 احباب نصاب کو ختم کر کے آخری امتحان (منعقدہ دسمبر 1939ء) میں کامیاب ہو چکے تھے۔

تعلیم بالغان کی تحریک یکم جنوری 1954ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنے خطبہ میں پھر تحریک فرمائی۔ کہ ہر تعلیم یافتہ احمدی مرد اور عورت کسی ایک ناخواندہ مرد یا عورت کو لکھنا پڑھنا سکھانے کی کوشش کرے۔ آپ نے فرمایا:۔

"......جو باتیں میں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت کے مردوں اور عورتوں کے سامنے رکھی ہیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ ہر تعلیم یافتہ مرد اور ہر تعلیم یافتہ عورت جماعت کے کسی ایک مرد یا عورت کو جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے معمولی لکھنا پڑھنا سکھا دے۔ ہماری جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تعلیم یافتہ طبقہ زیادہ ہے۔..... اگر ہم عزم کر لیں اور پھر اس کے مطابق عمل کریں تو اگلے سال ہماری پچاس فیصدی تعداد تعلیم یافتہ ہو جائے گی۔ پھر اگر اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ گو ربوہ میں عورتیں تعلیم کے لحاظ سے مردوں سے بہت زیادہ آگے ہیں لیکن باہر کی جماعتوں میں عورتوں کی تعلیم کا معیار یہ نہیں۔ اگر ہم عورتوں کے لحاظ سے وہی معیار لے لیں جو مسلمانوں میں مردوں کا ہے تب بھی جماعت کی ساڑھے تیرہ فیصدی عورتیں تعلیم یافتہ ہیں۔ اگر جماعت کی ہر لکھی پڑھی عورت کم سے کم ایک عورت کو معمولی لکھنا پڑھنا سکھا دے تو اگلے سال تعلیم یافتہ عورتوں کی تعداد 25 فیصدی ہو جائے گی۔ اس طرح اگلے دو سال کی جدوجہد میں ہم سب کو تعلیم یافتہ بنا دیں گے...... پس کوئی مشکل امر نہیں...... اگر کوئی دقت ہے تو محض یہ کہ ہم اس کے لئے ارادہ اور عزم نہیں کرتے۔ پس ایک تحریک میں نے یہ کی تھی کہ ہر تعلیم یافتہ مرد ہر تعلیم یافتہ عورت کم سے کم کسی ایک مرد یا عورت کو معمولی لکھنا پڑھنا سکھا دے اور زیادہ ہو جائے تو یہ اور بھی اچھی بات ہے۔"

لجنات اور تحریک جدید

○ جماعت احمدیہ کی مستورات بفضل خدا لجنہ کی تنظیم کے تحت دین کی خدمت میں نمایاں حصہ لیتی ہیں۔ اس ضمن میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے بھی ان کی تعریف فرمائی ہے۔ فرمایا۔

"صرف احمدیوں میں ہی یہ بات نظر آتی ہے کہ ان کی عورتیں غیر ممالک میں (دعوت الی اللہ) کے لئے چندہ دیتی ہیں"۔

لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ کے 54 حلقہ جات ہیں ان کی اطلاع کے مطابق تحریک جدید کے مالی میدان میں 3671 مستورات، 2204 ناصرات اور 2025 بچگان نے حصہ لیا۔ ان کے علاوہ 1063 وفات یافتہ بزرگوں کی طرف سے بھی حصہ لیا گیا۔ معاونین خصوصی کی تعداد صف اول میں 479، صف دوم 846 ہے ناصرات اور بچگان کی طرف سے بھی معیاری چندے پیش کئے گئے ہیں۔ دیگر تنظیموں سے بھی درخواست ہے کہ تحریک جدید کی طرف اس کی عظمت اور افادیت کے مطابق کوشش فرماویں اور اس کی معین رپورٹ بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

E-mail:anamTrv@ISb.com.satsnet.pk

ANAM TRAVELS

IATA

YOUR DEPENDABLE TRAVEL AGENTS

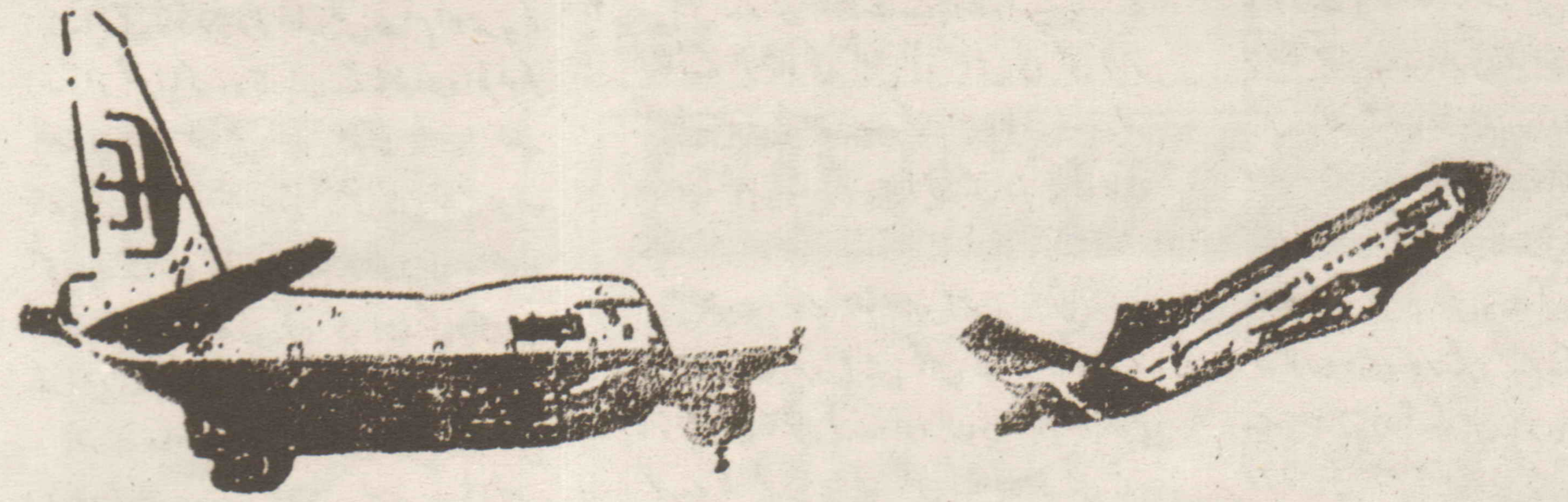

Ph: 273947 - 270341 - 276232 - FAX: 272110

14-D Feroze Centre Fazal - ul - Haq road

Blue Area Islamabad, L.No. 1895

سپیشلسٹ ولکنائزنگ میٹریل • شاہین کشن
• شاہین ٹریڈ اینڈ • بی کلاس کمپونڈ
یاسر ٹریڈرز انڈسٹریز حاجی پورہ سیالکوٹ
0432 - 66978 :
پروپرائیٹر : محمد آصف گھمن

بیرونِ ممالک کے خصوصی رعائتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات
آپ کیلئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
فون دفتر
051-275757
275738
276764
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
3-A بیول پلازہ - فضل الحق روڈ بلیوایریا اسلام آباد

کارڈلیس فون، انٹرکام کی تسلی بخش مرمت کیلئے تشریف لائیں
احمد الیکٹرونکس سپر سروسز
شاپ نمبر 69
الفیصل مارکیٹ لیاقت روڈ راولپنڈی
فون دوکان : 051 - 556367

ڈیلرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز : شیل - کالٹیکس - پی ایس او
TOMCO • KENLUBES • PETROMIN and MOBIL
موبل آئل • گریسز • انڈسٹریل آئلز • فلٹر
اور آٹوز الیکٹرک پارٹس کا مرکز
محتاجِ دعا
پاک آٹو سپیئرز
A-236-237 فاطمہ جناح روڈ سرگودھا
0451 { 716727
740242

• ہر قسم کے ماربل سلیب
• کچن کاؤنٹر ٹاپس
• کیمیکل پالش کیلئے رجوع فرمائیں
MARBLES
051 -411121
سٹار ماربل انڈسٹریز
پلاٹ 42 - 40
سٹریٹ 10 سیکٹر I/9
انڈسٹریل ایریا اسلام آباد
پروپرائیٹر : شیخ جمیل احمد اینڈ سنز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکسیرِ موٹاپا 40/-

ہمدردِ نسواں (جریان احترام) 25/-

دوائی فضل الٰہی (برائے اولاد نرینہ) 200/-

زوجامِ عشق 900/-

اکسیر لیکوریا کیپسول 40/-

کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 25/-

سفوف اکسیرِ شوگر 35/-

جدید دواخانہ خدمتِ خلق
گولبازار ربوہ فون: 659

احمد برادرز
• فریج • فریزر
• کوکنگ رینج
• گیزر
• واشنگ مشین
• ہیٹر کیلئے
شہناز پلازہ
چاندنی چوک
راولپنڈی
☎ 451030
420958

LIBRA COMMUNICATION SYSTEMS

WE SPECIALIZE IN:
- Motorized Remote Controlled World Dish Antenna Systems.
- CCIV, MATV, SMATV, for hotels, flats, colonies and guest houses.
- Hi-Tech Satellite Computers & Communications.
- Video phones & Desktop video Conferencing Systems.

Visit our Web Site At
www.LIBRA.Com.pk
Internet Web Page Development and hosting
11, Warrich Plaza
F10 Markaz, Islamabad
☎ (051) 292396
FAX: (051) 282399
Email at: libra@isb.comsats.net.pk

رشید موٹر ورکشاپ
نیو رسول روڈ نزد کوٹیک فلنگ سٹیشن
قینچی موڑ منڈی بہاؤالدین
پروپرائیٹرز: عبدالرشید، عبدالقدوس
☎ دوکان: 0456: 502998
گھر: 0456: 501016

* Premier Quality Orange Juice obtained from Kinnu & Malta

adcom 319/96

The Largest Food Processors in Pakistan, **Shezan International Limited**, Lahore, Karachi, Hattar.

ٹائر اور ٹیوب کیلئے ولکنائزنگ میٹریل بنانے والے
پاک ربڑ انڈسٹریز
ڈسکہ روڈ سیالکوٹ
پروپرائیٹرز:
عبدالحفیظ گھمن
امان اللہ گھمن
P.O Box: 2450
☎ آفس 0432-550437
550919

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا
بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: 212508

نظر اور دھوپ کے چشمے خریدنے کیلئے
— تشریف لائیں —
شکور بھائی
چشمے والے
طارق بھائی و خالد بھائی
گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا باعتماد ادارہ

SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.

T. M. EXCHANGE

329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)

TEL (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ

دوکان: 212515 رہائش: 212300

ڈاکٹر عمیر احمد ہومیو فزیشن

173-N ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن

فون 5163862 - 5169173 لاہور

E MAIL: LHR01728@Paknet 1.Ptc.Pk

پیچیدہ اور پرانی امراض قابل علاج ہیں

فرحت کلینک (ہومیو) راجیکی روڈ ربوہ

766

بشیر گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ

فون دوکان: 04524-211806

رہائش شہر: 04524-211883

گھٹیالیاں: 04524-22238

Tel (051) 536393

ALL ELECTRONICS

REPAIR SERVICES PLEASE VISIT FOR REPAIR OF LONG DISTANCE CORDLESS TELEPHONE AND MOBILE PHONE.

57 AL FAISAL MARKET LIAQUAT ROAD RAWALPINDI.

بحوالہ فنی

شعبہ تشخیص و تجویز

ہمارے دواخانہ میں تجربہ کار اطباء کرام کی زیر نگرانی تشخیص و تجویز کا سلسلہ جاری ہے اگر آپ یا آپکے کوئی عزیز کسی مرض میں مبتلا ہوں راولپنڈی اور گردو نواح کے حضرات تسلی بخش علاج کیلئے مطب میں تشریف لائیں اور مفت مشورہ حاصل کریں اور جو حضرات کسی وجہ سے مطب میں نہ آسکتے ہوں، جوابی لفافہ بھیج کر تشخیص فارم طلب کریں۔

آپ کا خادم

ناظم اعلیٰ

دواخانہ حکیم اکمل خان ڈھوک سعادت مرچوک صادق آباد راولپنڈی فون: 429888

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

مرض اٹھراء کا شافی علاج

حبوب مفید اٹھراء

۲۰ گرام / ۴۰ روپے، ۶۰ گرام / ۱۲۰ روپے، ۱۰۰ گرام / ۲۰۰ روپے

اکسیر اولاد نرینہ (کورس)

/۳۰۰ روپے

زوجام عشق خاص

سونے چاندی کی گولیاں

شباب آور موتی

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت

سرمد جیولرز

پروپرائیٹرز: شہزاد اسلم - رضوان اسلم

دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور

فون رہائش 7582408

Sale, Service, Maintenance

Communication Consultant

انٹر کام - ٹیلی فون ایکسچینج - کارڈلیس فون - ملٹی لائن فون - ملٹی لائن سٹینو فون

Leaders Telecom

10-Municipal Complex, K-5 Murree Road, Near Maharaja Hotel, Rawalpindi

Tel.: 552388 - 559379 Fax: 051-553003

انعام الیکٹرانکس بالمقابل رحیم ہسپتال گوجرخان

پروپرائیٹر: خواجہ احسان اللہ

فون آفس: 0571-510086، 0571-510140 رہائش: 0571-2868

ڈیلرز، سام سنگ، لومینز، SONY ٹی وی، فرج، CANDY ڈیپ فریزر، ہائی سپر واشنگ مشین، ایڈمرل کوکنگ رینج، گیزر، ٹی وی ٹرالی

اس کے علاوہ الیکٹرانکس کی تمام معیاری مصنوعات سستی خریدنے کیلئے تشریف لائیں

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا باعتماد ادارہ

ڈالر ٹچ

6-A جہلم، گیری نمبر 4 ریس چی پلازہ سٹیانہ روڈ فیصل آباد

فون دفتر 730288 رہائش 726524

موبائل 0300-661524

پروپرائیٹر ملک عبدالصمد

ہر قسم کے جدید و روایتی زیورات کا مرکز

قمر جیولرز گولبازار ربوہ

پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف

04524 - 589

بھائی بھائی گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ

211158 (گلی کے اندر)

ایکسوام قسم کی لیڈیز ورائٹی کی بہترین وائل کلام

درائٹی کا مرکز

ماڈرن کلاتھ ڈپو MC D

ڈھوک السنفار مرچوک صادق آباد راولپنڈی

پروپرائیٹر: منصور احمد

فون دکان 420416 رہائش 428888

امسال نازل ہونے والی اللہ کی رحمتوں کے مبارک موقعہ پر احباب جماعت کی خدمت میں مبارکباد

گلوب ٹمبر کارپوریشن

رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ لاہور

SUZUKI Sales Service Parts

تمام سوزوکی گاڑیاں

کنٹرول ریٹ پر ایک ہفتے میں حاصل کریں

SUNDAY OPEN

MINI MOTORS

AUTHORISED A. CLASS DEALERS OF PAK SUZUKI MOTOR CO. LTD.

54 - Industrial Area, Gulberg III, Lahore. Tel. 5712119-877864

عمارتی شیشہ اور رنگ و روغن کا مرکز

ڈیلرز: نیلم گلاس انڈسٹریز حسن ابدال گینج گلاس ورکس حسن ابدال

یونین گلاس اینڈ پینٹ سٹور کالج روڈ سرگودھا

پروپرائیٹرز: محمد اشرف ڈھڈی اینڈ برادرز

FALLING HAIR CURE - FALLING HAIR OIL Rs. 65/-

بال گرنا

بالوں کا گرنا، گنجاپن، بال باریک ہونا کیلئے مفید و موثر کورس

کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ

Phone: 771/213156 - FAX 212299

تبادلہ پلاٹس

سرگودھا شہر کے سکنی و کمرشل پلاٹس کے تبادلہ میں • ربوہ • اسلام آباد • راولپنڈی میں زرعی، سکنی و کمرشل پلاٹس درکار ہیں

رابطے:

• سرگودھا فخر اسٹیٹ ایجنسی فخر احمد

212464 / موبائل 0341-775060

• راولپنڈی اسلام آباد لیڈرز محمد احمد خان

دفتر 552388 رہائش 593883

• ربوہ پولٹری ماسٹر خالد زاہد

دفتر: 213115

العطاء جیولرز DT-145/C کرتی روڈ ڈھوک السنفار مرچوک راولپنڈی

پروپرائیٹر: طاہر محمود

844986

1964 سے میاں نسیم احمد طاہر کی معروف دوکان

آپکی خدمت میں مصروف

• ہم ہر ماہ زیورات کے نت نئے ڈیزائن متعارف کرواتے ہیں • 23K اور 22K سونے کے زیورات تیار کئے جاتے ہیں • زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں کی جاتی

نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر، میاں فرید یوسف

دوکان 04524-212833 رہائش 04524-212175

PIM's STUDIO

معیاری فوٹوگرافی جدید آلات سے اپنی زندگی کے یادگار لمحات محفوظ کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

B-64 دوکان نمبر 3 لالہ رخ واہ کینٹ